مرکز اصلاح النساء سرگودھا کا ترجمان

ماہنامہ

بناتِ اہلسنت

سرگودھا

جلد نمبر 6 | جنوری 2015 | شمارہ 1

مدیر

مولانا محمد الیاس گھمن

آقا ﷺ کی مبارک سنتیں اور ہماری زندگی

- سلام اُس پر
- وصالِ حقیقی

تعلیماتِ رحمتِ دو عالم ﷺ عملی تقاضے

ناشر

مرکز اھل السنۃ والجماعۃ

www.ahnafmedia.com

مرکز اصلاح النساء سرگودھا کا ترجمان

ماہنامہ

بناتِ اہلسنّت سرگودھا

جلد نمبر 6 | جنوری 2015 | شمارہ نمبر 1

مدیر
مولانا محمد الیاس گھمن

معاون مدیر
مولانا محمد کلیم اللہ حنفی

خط و کتابت کا پتہ
دفتر رسائل و جرائد
مرکز اہل السنّت والجماعت
87 جنوبی سرگودھا
mag@ahnafmedia.com

بیرون ممالک

امریکہ، آسٹریلیا، جنوبی افریقہ اور یورپی ممالک
35 ڈالر....... سالانہ

سعودیہ، انڈیا، متحدہ عرب امارات اور عرب ممالک
25 ڈالر....... سالانہ

ایران، بنگلہ دیش 20 ڈالر....... سالانہ

آن لائن پڑھنے اور ڈاؤن لوڈ کرنے کے لیے
www.ahnafmedia.com

سرکولیشن منیجر
0332-6311808
صبح 8 تا 4 بجے شام

WhatsAap
+923062251253

قیمت فی شمارہ 20 روپے علاوہ ڈاک خرچ

سالانہ زرتعاون 300 روپے

ناشر مرکز اهل السنة والجماعة سرگودھا

فہرست

تعلیماتِ رحمتِ دو عالم ﷺ کے عملی تقاضے 5

اداریہ

آقا ﷺ کی مبارک سنتیں اور ہماری زندگی 7

معظمہ کنول

وصالِ حقیقی 15

بنتِ خالد، سکھر

سَلام اُس پر................................. 25

مولانا محمد طارق نعمان

ربیع الاول اور ہم................................ 29

محمد جنید حنفی

رکاوٹیں دور کریں!!!.......................... 31

امیر افضل اعوان

مسلمانوں کا عروج و زوال................................ ...36

مولانا عبد السلام گڑنگی

یہودی کیوں چھا رہے ہیں ؟؟ 39

محمد سلیم

رُخِ قبلہ................................. 45

بنتِ منظور احمد

ٹیکسی ڈرائیور................................. 53

مولانا محمد علی ڈیروی

www.ahnafmedia.com

درسِ قرآن

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں:

وَمَا أَرْسَلْنَا مِنْ رَسُولٍ إِلاَّ لِيُطَاعَ بِإِذْنِ اللّٰهِ وَلَوْ أَنَّهُمْ إِذْ ظَلَمُوا أَنفُسَهُمْ جَاءُوكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰهَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُولُ لَوَجَدُوا اللّٰهَ تَوَّاباً رَحِيماً۔ (سورۃ النساء آیت نمبر 64)

ترجمہ:

اور ہم نے کوئی رسول اس کے سوا کسی اور مقصد کے لیے نہیں بھیجا کہ اللہ کے حکم سے اس کی اطاعت کی جائے اور جب ان لوگوں نے اپنی جانوں پر ظلم کیا تھا اگر یہ اس وقت تمہارے پاس آکر اللہ سے مغفرت مانگتے اور رسول بھی ان کے لیے مغفرت کی دعا کرتے تو یہ اللہ کو بہت معاف کرنے والا بڑا مہربان پاتے۔

تشریح:

ایک ضابطہ بیان فرمایا ہے کہ ہم نے رسول اس لیے بھیجا ہے کہ لوگ اس کی اطاعت کریں اس کے بعد ایک خیر خواہانہ مشورہ دیا ہے کہ اگر غلطی ہو جائے تو بجائے غلط تاویلات کرنے کے اس کا اعتراف کر کے مغفرت طلب کرنی چاہیے۔

یہ آیت اگرچہ خاص واقعہ منافقین کے بارے میں نازل ہوئی ہے لیکن اس کے الفاظ سے ایک عام ضابطہ نکل آیا کہ جو شخص رسول اللہ کی خدمت میں حاضر ہو جائے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کے لیے دعاء مغفرت کر دیں اس کی مغفرت ہو جائے گی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضری جیسے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی دنیوی حیات کے زمانہ میں ہو سکتی تھی اسی طرح آج بھی روضہ اقدس پر حاضری اسی حکم میں ہے۔

www.ahnafmedia.com

درسِ حدیث

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل فرماتے ہیں: مَنْ كَانَتْ لَهُ ثَلَاثُ بَنَاتٍ أَوْ ثَلَاثُ أَخَوَاتٍ، أَوِ ابْنَتَانِ، أَوْ أُخْتَانِ فَأَحْسَنَ صُحْبَتَهُنَّ وَصَبَرَ عَلَيْهِنَّ، وَاتَّقَى اللهَ فِيهِنَّ فله الْجَنَّةَ۔

(جامع الترمذی باب ماجاء فی النفقۃ علی البنات والاخوات)

ترجمہ:

جس کی تین بیٹیاں ہوں یا تین بہنیں ہوں یا دو بیٹیاں یا دو بہنیں ہی ہوں اور وہ ان کی اچھی تربیت کرے اور ان کے بارے میں اللہ سے ڈرے تو اس کے لیے جنت کی بشارت ہے۔

تشریح:

اس حدیث مبارک سے معلوم ہوتا ہے کہ بیٹی کی اولاد بھی بڑی نعمت ہے جس کی پرورش پر جنت کا وعدہ ہے اگر یہ نعمت نہ ہوتی تو ان کی پرورش پر جنت کا وعدہ نہ ہوتا، لہذا جس کے گھر میں بیٹیاں پیدا ہوں وہ خوش ہو جائے دل چھوٹا نہ کرے اور ان کو نعمت سمجھے اور یہ سمجھے کہ گھر میں برکت آگئی اور عجیب بات یہ ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم جو اللہ کو سب سے زیادہ پیارے ہیں اور وجہ تخلیق کائنات ہیں ان کا نسب بھی آپ کی بیٹی سے چلا اگر بیٹیاں مبارک نہ ہوتیں تو اللہ پاک اپنے پیارے نبی کا نسب بیٹی سے نہ چلاتے۔

معلوم ہوا کہ بیٹیاں بہت مبارک ہیں، لہذا بیٹی پیدا ہونے کی خبر سن کر چہرہ پر غم کے آثار لانا یہ کافرانہ شعار ہے اس سے بچنا چاہیے البتہ اللہ تعالی سے بیٹے کے لیے دعا مانگنے سے کوئی حرج نہیں۔

www.ahnafmedia.com

تعلیماتِ رحمتِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے عملی تقاضے

......اداریہ

ارشاد باری تعالیٰ ہے: وما ارسلناك الا رحمة للعالمين۔

اے میرے محبوب میں نے آپ کو تمام جہانوں کے لیے رحمت بنا کر بھیجا۔

یہ اس رب کا فرمان ہے جو خود رحمان اور رحیم ہے، رحم و کرم فرماتا بھی ہے، اس کا حکم بھی دیتا ہے، اور رحم و کرم کرنے والوں سے پیار بھی فرماتا ہے، انسانیت کو رحم و کرم کرنے کی تلقین کرنے کے لیے نبی وہ بھیجا جو تمام جہانوں کے لیے رحمت ہے، کتاب وہ نازل فرمائی جس میں رحم و کرم کے مبادی اور اساسی اصول جمع ہیں، آپس میں صلہ رحمی کا حکم دیا۔ جبکہ قطع رحمی کو جرم قرار دیا۔

رب کریم کا انسانیت پر مزید رحمت اور احسان کا یہ معاملہ بھی ہوا کہ رؤف رحیم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو مومنین میں مبعوث فرمایا۔ جس نے ایک صالح اور پر امن معاشرہ ترتیب دیا، اور ایسے خطوط مقرر فرمائے کہ تا قیامت اگر انہی خطوط پر چلا جائے تو امن و آشتی اور سکون و راحت ہر شخص کا مقدر بن سکتا ہے۔

صحیح ابن حبان کی ایک روایت میں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین سے فرمایا: کیا میں تمہیں قیامت کے روز اللہ کے محبوب بندے کی نشانی بتلاؤں جو اس روز میرے بھی بہت قریب ہو گا۔ صحابہ نے عرض کیا: ضرور اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم ! آپ نے فرمایا: کہ جو تم میں سے اخلاق حسنہ کا خوگر ہو گا۔ وہ روز قیامت اللہ کا محبوب بندہ ہو گا اور میرے قریب تر ہو گا۔

اخلاق حسنہ اپنانا اس قدر آسان ہے اور اس کے اتنے فوائد ہیں جو بیان سے باہر ہیں: اخلاق حسنہ کی ایک جھلک یوں دیکھی جا سکتی ہے کہ

www.ahnafmedia.com

والدین سے حسن سلوک، بہن، بھائی، بیٹی، بیوی اور شوہر سے حسن سلوک، پڑوسیوں کے حقوق ادا کرنا، عام انسانوں سے خندہ پیشانی سے پیش آنا، کسی کی غلطی پر عفو ودر گزر سے کام لینا، نیک باتوں کی تلقین کرنا اور برے امور سے روکنا، اپنے آپ کو کسی کے حسد، کینہ، بغض، عداوت، دشمنی، نفرت وغیرہ سے پاک رکھنا، اپنی ضرورتوں پر دوسروں کی ضرورتوں کو ترجیح دینا، ایثار، ہمدردی اور جانثاری کا جذبہ رکھنا، دل کو غیر اللہ کی محبت، حرص، ہوس، لالچ، طمع، تکبر، غرور اور خود پسندی کے امراض سے دور رکھنا، اپنی زبان کو حرام کھانے اور پینے سے پاک رکھنا، جھوٹ، ایذا رسانی، غیبت، ناحق تہمت، چغل خوری اور فضول گوئی سے باز رکھنا، جھوٹی وکالت سے خود کو روکنا، اپنی آنکھوں کو نامحرم مرد اور عورت کے دیکھنے سے روکے رکھنا، فحش اور بے ہودہ مناظر سے بچانا، حرام اور ناجائز امور سے اس کی حفاظت کرنا، اپنے کانوں کو گانا ،موسیقی، غیبت، چغلی وغیرہ سننے سے بچائے رکھنا۔ اپنے ہاتھوں سے کسی کو ناحق تکلیف دینا، مارنا، لڑائی جھگڑا کرنا، قتل وغارت گری، ناحق فیصلے لکھنا، حرام اور ناجائز امور میں ان کو استعمال کرنے سے رکے رہنا۔ وغیرہ وغیرہ۔

معاشرے کو بدامنی، انارکی، سفاکی، قتل وغارت گری، فریب کاری، دھوکہ دہی، لوٹ مار، فراڈ سے پاک کرنے کے لیے ہمیں سب سے پہلے اپنے آپ کو نیک خصلتوں کا خوگر بنانا ہوگا، ورنہ یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ ہم اپنی عادات بد سے باز بھی نہ آئیں اور ہم پر سکون زندگی بھی گزاریں۔؟ رحمت دوجہاں صلی اللہ علیہ وسلم نے آج سے چودہ صدیاں قبل ان تمام امور کی نشاندہی فرمادی تھی جو فتنہ وفساد کا باعث ہیں اور ان تمام امور کی بھی جن سے ایک صالح معاشرہ تشکیل پاتا ہے۔ اس لیے رحمت دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات کے عملی تقاضے پورے کرنے کا وقت ہے۔ اللہ ہم سب کو اطاعت نبوی کی کامل توفیق عطا فرمائے۔

www.ahnafmedia.com

آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی مبارک سنتیں اور روزمرہ کی ہماری زندگی

✍......معظمہ کنول

ربیع الاول میں نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم سے اظہار محبت کے نام سے محافل میلاد کا انعقاد تو بڑے جوش و خروش سے کیا جاتا ہے لیکن عملی زندگی میں نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات سے کتنی دوری ہے؟؟ اسے ہر شخص اچھی طرح جانتا ہے۔

معاشرے میں پھیلی بدعات، رسوم و رواج، خرافات خود تراشیدہ لغویات نے ہمیں حصار میں لے رکھا ہے۔ جب تک ہم اپنی زندگیوں میں سنت نہیں آتی اس وقت تک ہم نہ تو اپنے دعویٰ محبت رسول میں عملی طور پر سچے ہو سکتے ہیں اور نہ ہی ہمیں دنیاوی اور آخرت کی کامیابیاں مل سکتی ہیں۔ آیئے اپنا محاسبہ کیجئے کہ ہم روزانہ کتنی سنتوں پر عمل کر رہے ہیں۔؟ اور کوشش کریں کہ ہماری زندگی کا ہر لمحہ اطاعت رسول میں ڈھل جائے۔

نیند سے بیدار ہونے پر:

- ہاتھوں سے چہرے اور آنکھوں کو ملنا۔
- دعا مانگنا۔
- تین بار ناک جھاڑنا۔
- اچھی طرح مسواک کرنا۔

بیت الخلاء میں داخل ہوتے وقت:

- جوتا پہن کر داخل ہونا۔

www.ahnafmedia.com

- دعا پڑھنا۔
- پہلے بایاں پاؤں اندر رکھنا۔

بیت الخلاء میں داخل ہونے کے بعد:

- زمین کے قریب ہو کر ستر کھولنا۔
- قضائے حاجت کو وقت چہرہ یا پیٹھ قبلہ کی طرف نہ کرنا۔
- طہارت کرتے ہوئے بایاں ہاتھ استعمال کرنا۔
- پیشاب کے چھینٹوں سے بچنا۔
- مسنون طریقے سے بیٹھنا۔
- قضائے حاجت کے بعد چند لمحے انتظار کر کے اٹھنا۔

بیت الخلاء سے نکلتے وقت:

- دایاں پاؤں پہلے باہر نکالنا۔
- دعا پڑھنا۔

وضو کرتے وقت:

- بسم اللہ پڑھنا۔
- مسواک کرنا۔
- انگلیوں میں خلال کرنا۔
- ناک میں پانی زور سے چڑھانا۔
- وضو کر کے کلمہ شہادت پڑھنا۔
- دعا مانگنا۔
- تحیۃ الوضو پڑھنا۔

www.ahnafmedia.com

اذان کے وقت:

- اذان کا جواب دینا۔
- اذان کے بعد درود ابراہیمی پڑھنا۔
- دعا مانگنا۔

نماز کے بعد کے ذکر واذکار:

- سلام پھیر کر بلند آواز سے اللہ اکبر کہنا۔
- تین بار دھیمی آواز میں استغفر اللہ کہنا۔
- تسبیح کرنا۔
- آیۃ الکرسی پڑھنا۔
- صبح وشام کی دعائیں پڑھنا۔
- فجر کے بعد تلاوت اور تسبیحات کرنا۔
- اشراق کے نوافل پڑھنا۔

دعا مانگتے وقت:

- ہاتھ اوپر اٹھانا۔
- شروع اور آخر میں حمد وثناء کرنا۔
- شروع اور آخر میں درود شریف پڑھنا۔
- رو رو کر دعا مانگنا۔

ناشتے کے وقت:

- پانی میں شہد ملا کر پینا۔
- نبیذ تمر پینا۔

www.ahnafmedia.com

- سات کھجوریں کھانا۔

لباس پہنتے وقت:

- پہلے دائیں آستین، پائنچہ، موزہ، جوتا پہننا۔
- جوتوں اور کپڑوں کو جھاڑ کر پہننا۔
- پہنتے اور اتارتے وقت بسم اللہ پڑھنا۔
- اتارتے وقت پہلے بایاں جوتا اتارنا۔
- نیا کپڑا پہن کر دعا مانگنا۔
- پرانا کپڑا صدقہ کرنا۔
- نیا کپڑا پہننے والے کو دعا دینا۔

گھر سے باہر کام پہ جاتے وقت:

- نکلتے وقت دعائیں پڑھنا۔
- وقار کے ساتھ چھوٹے قدم اٹھانا۔
- پورے راستے اللہ کا ذکر کرنا۔

چلتے وقت:

- تیز چلنا۔
- کچھ جھک کر چلنا گویا بلندی سے اترنا۔
- اونچائی پر چڑھتے ہوئے اللہ اکبر کہنا۔
- نیچے اترتے ہوئے سبحان اللہ کہنا۔

بازار میں داخل ہوتے وقت:

- نقصان سے بچنے کی دعا کرنا۔

www.ahnafmedia.com

- چوتھا کلمہ پڑھنا

گھر میں داخل ہوتے وقت:

- دعا پڑھنا۔
- گھر والوں کو سلام کرنا۔
- خالی گھر میں بھی سلام کرنا۔

کھانا کھاتے وقت:

- ہاتھ دھونا۔
- مسنون حالت میں بیٹھنا۔
- کھانے میں عیب نہ نکالنا۔
- مل کر کھانا۔
- بسم اللہ پڑھنا۔
- بھول جانے پر درمیان میں پڑھنا۔
- سیدھے ہاتھ سے، اپنے سامنے اور نزدیک سے کھانا۔
- گرا ہوا لقمہ صاف کر کے کھا لینا۔
- سیر ہونے سے پہلے کھانے سے ہاتھ کھینچ لینا۔
- انگلیاں چاٹنا۔
- کھانے کے برتن پلیٹ وغیرہ کو صاف کرنا۔
- ہاتھ دھو کر کلی کرنا۔
- دعا پڑھنا۔
- کھانا کھلانے والے کو دعا دینا۔

www.ahnafmedia.com

پیتے وقت:

- بسم اللہ پڑھ کے پینا۔
- تین سانس میں پینا۔
- الحمد للہ کہنا۔
- دودھ پینے کے بعد دعا کرنا۔

دوپہر کے کھانے کے بعد:

- قیلولہ کرنا۔

مغرب سے عشاء تک:

- غروب آفتاب کے وقت بچوں کو اندر رکھنا۔
- عشاء سے پہلے نہ سونا۔
- وتر میں مسنون سورتیں پڑھنا۔
- عشاء کے بعد غیر ضروری بات چیت نہ کرنا۔

سوتے وقت:

- وضو کر کے سونا۔
- بستر کو لیٹنے سے پہلے جھاڑ لینا۔
- اللہ کا ذکر کرنا۔
- تین قل پڑھ کر ہاتھوں پر دم کر کے تین بار سر و جسم پر پھیرنا۔
- سورۃ الملک اور سورۃ الم السجدہ پڑھنا آیۃ الکرسی پڑھنا۔
- سورۃ البقرۃ کی آخری دو آیات پڑھنا۔
- دایاں ہاتھ دائیں رخسار کے نیچے رکھنا۔

www.ahnafmedia.com

- دعا پڑھنا۔
- تسبیحات فاطمہ پڑھنا۔

سونے کے بعد:

- جب بھی آنکھ کھلے دعا مانگنا۔
- برے خواب پر بائیں جانب تھتکارنا، دعا پڑھنا۔
- کروٹ بدل لینا اور کسی سے تذکرہ نہ کرنا۔
- اچھے خواب پر شکر ادا کرنا۔
- تہجد پڑھنا اور تہجد کی دعا پڑھنا۔

مختلف سنتیں:

- فرض نمازیں اول وقت میں پڑھنا۔
- ناخن تراشنا۔
- زائد بال 15 دن میں صاف کرنا۔
- چھینک آنے پر الحمدللہ کہنا۔
- چھینکنے کی دعائیں اور جواب دینا۔
- آئینہ دیکھتے ہوئے دعا مانگنا۔
- نیا چاند دیکھ کر دعا مانگنا۔
- مجلس کے کفارے کی دعا کرنا۔

سلام کرتے وقت:

- سب کو سلام کرنا۔
- سلام میں پہل کرنا۔

www.ahnafmedia.com

- مصافحہ کرنا۔
- سلام کا بہتر جواب دینا۔
- کثرت سے مسکرانا۔

مصیبت یا بیماری کے وقت:

- کسی مصیبت زدہ کو دیکھ کر دعا مانگنا۔
- مصیبت کے وقت دعا مانگنا۔
- بیمار پر ہاتھ پھیر کر دعا مانگنا۔
- تکلیف اور بیماری میں "معوذتین" پڑھ کر دم کرنا۔
- درد یا تکلیف کی جگہ پر ہاتھ رکھ کر 7 بار دعا پڑھنا۔

اہم مواقع پر:

- کوئی فیصلہ کرنے کے وقت دعائے استخارہ پڑھنا۔
- مشکل حالات میں نماز سے مدد لینا۔

اس لیے قرآن کریم میں اللہ تبارک و تعالیٰ نے یہ اعلان فرما دیا ہے کہ "اے نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) لوگوں سے کہہ دو کہ "اگر حقیقت میں تم اللہ سے محبت رکھتے ہو تو میری پیروی اختیار کرو، اللہ تم سے محبت کرے گا اور تمہاری خطاؤں سے درگزر فرمائے گا وہ بڑا معاف کرنے والا اور رحیم ہے۔" (سورۃ آل عمران)

معلوم ہوا اللہ تعالیٰ کی رضا اور محبت تبھی حاصل ہو سکتی ہے جب ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی مبارک تعلیمات کے مطابق اپنی زندگی گزاریں گے، اس لیے اللہ تبارک و تعالیٰ نے فرمایا: "اور جو کچھ تمہیں رسول دے اسے لے لو اور جس سے منع کرے اسے چھوڑ دو" اللہ ہمیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات پر چلنے کی توفیق دے۔

www.ahnafmedia.com

وصالِ حقیقی

بنتِ خالد، سکھر

محبتوں میں ہر ایک لمحہ وصال ہو گا یہ طے ہوا تھا
بچھڑ کے بھی ایک دوسرے کا خیال ہو گا یہ طے ہوا تھا

فرحین کے ہاتھ کپکپانے لگے تھے بس ابھی اتنا ہی کچھ لکھ پائی تھی، ابھی تو یادوں کا ایک طوفان اندر ہی اندر مچل رہا تھا۔

✪✪✪

فرحین اپنے پانچ بھائیوں کی اکلوتی بہن تھی، اپنے گھر کی چہچہاتی فاختہ، اپنے بابا کی رانی، بہت نازوں پلی، جب وہ پانچ بیٹوں کے بعد مولانا صفدر صاحب کے آنگن میں رحمت بن کر آئی، اس دن مولانا صاحب کی خوشی کی کا کوئی ٹھکانہ نہ تھا، بے حد نازو نعم میں پلی بڑھی، اگر کبھی رونے لگتی تو امین سے لے کر اسد اللہ بھائی تک سارے ہی اس کی دلجوئی اور خوش کرانے میں لگ جاتے، گھر کا ایک ایک فرد اس کے نخرے اٹھاتے نہ تھکتا۔

مولانا صفدر شہر کے وسط میں ایک بہت بڑے مدرسے کے سکہ بند عالم اور مہتمم تھے، ان کی اہلیہ فوزیہ بیگم بھی ماشاء اللہ عالمہ فاضلہ تھیں، گھر کا ماحول پر سکون تھا اور سب بچوں کی تربیت بھی دینی ماحول ہی میں ہو رہی تھی۔

مولانا صفدر صاحب سے چھوٹے ان کے اکلوتے بھائی اکرم صاحب تھے دونوں کے گھر کے درمیان شرعی پردے کی وجہ سے صرف ایک ہی دیوار کا فاصلہ تھا۔

✪✪✪

وقت تیزی سے گزر رہا تھا، سورج شرق و غرب میں طلوع و غروب کی

www.ahnafmedia.com

منزلیں طے کر رہا تھا، چاند کبھی ہلال اور کبھی بدر بن کر اپنی عمر پوری کر رہا تھا، چاروں موسم اپنے اپنے دن پورے کرنے میں مگن تھے، دیکھتے ہی دیکھتے فرحین اب بڑی ہو رہی تھی، اگرچہ اس کی عمر تو زیادہ نہ تھی لیکن وہ کافی سمجھ دار ہوچکی تھی، امور خانہ داری میں اپنی ماں کا ہاتھ بٹاتی، قرآن کریم حفظ مکمل کرچکی تھی اور آٹھویں کلاس میں پڑھ رہی تھی، باقی سب بھائی مکتب میں دینی تعلیم حاصل کر رہے تھے ، فرحین چونکہ خاطر خواہ عصری تعلیم سے آگاہی حاصل کرچکی تھی اس لیے اس نے اب درس نظامی میں داخلہ لینا تھااور اسکول کو خیر آباد کہنا تھا۔

✪✪✪

یہ بات تو چونکہ شروع سے طے تھی کہ فرحین نے اپنے چچازاد "حماد" کا ہونا ہے اور حماد کی بہن "شذرہ" کی نسبت صفدر صاحب کے دوسرے بیٹے "عمار" سے طے ہونی تھی۔ چونکہ ابھی چاروں ہی مدرسے میں زیر تعلیم تھے اس لیے فی الحال اس موضوع کو کسی نے بھی نہ چھیڑا۔

✪✪✪

وقت کا پہیہ تیزی سے گھوم رہا تھا، فرحین اب عالیہ کلاس میں تھی، آج ایک خاموش سی اداس خزاں کی شام تھی، ہر جگہ عجیب سا سناٹا طاری تھا، درخت کے پتے بھی اداس اداس مرجھائے ہوئے، ہر جگہ اداسی ہی اداسی تھی۔ فوزیہ بیگم سبزی کاٹ رہی تھیں اور فرحین ان کے ساتھ بیٹھی کچھ باتیں کر رہی تھی کہ اچانک باہر سے کچھ شور کی آوازیں سنائی دیں، پہلے پہل تو وہ دور سے آرہی تھی لیکن پھر وہ آہستہ آہستہ گھر کے قریب آتی ہوئی محسوس ہوئیں، ایمبولینس کا سائرن.... رونے کی آوازیں ....دل پہلے ہی کچھ بجھا بجھا سا تھا، اب تو اس کی دھڑکن مزید تیز ہوگئی اور.............

دھک سے دروازہ کھلا........ اسد اللہ روتا ہوا ماں کے پاس آیا، اماں اماں! وہ

www.ahnafmedia.com

امین بھائی ان کو شہید۔۔اس سے زیادہ اس کی زبان سے کچھ نہ نکل سکا۔ یہ اب روز کا معمول بن چکا تھا دینی مدرسے کے طالب علموں کو بغیر کسی جرم کے شہید کرنا اور علمائے حق کو شہید کرنا۔ شاید نبی کے دین کا وارث ہونا ہی آج ان کا جرم بن چکا تھا۔

آنسوؤں سے بھیگے آنچل سے اپنے چہرے کو پونچھتی ہوئے مسکراتے لبوں سے آواز آئی: میرے بیٹے نے میرا سر فخر سے بلند کر دیا، اے اللہ! میرے بچے کو قبول فرما! میں خوش ہوں صحابہ رضی اللہ عنہم کی سنت زندہ ہوئی، میں شہید کی ماں ہوں، بہن! مجھے واویلا اور ہائے ہائے کرنے سے کیا ملے گا؟ میں کیوں اپنے جنت کے محلات اور آخرت کے ابدی اجر کو ضائع کروں؟ یہ تو فانی دنیا ہے، بچھڑنا تو دستورِ زندگی ہے، خوشی تو اس بات کی ہے کہ میرے لعل نے اللہ کے دین کے لیے اپنی پیاری جان کی قربانی دی ہے۔ فوزیہ بیگم کے چہرے پر اطمینان اور شکر کے آثار دکھائی دے رہے تھے، پڑوس کی زرینہ من ہی من میں بھن بھنا کر رہ گئی جو انہیں رسمی طور پر رونا رلانا چاہ رہی تھی کہ شاید تماشائیوں کا یہی کام ہوتا ہے۔

✪✪✪

فرحین چپ چاپ اپنی ماں کو دیکھتی رہتی جو کبھی امین بھائی کے لیے چھپ چھپ کر روتی رہتی تو کبھی ان کی یادوں میں گم ہو جاتی، فرحین اپنی ماں کو دیکھ سوچتی رہ جاتی کہ کتنا بڑا جگر اللہ نے انہیں دیا اور ان جیسی اور کتنی عورتیں تھیں جو دین کے لیے قربانی دینا تو درکنار، پانچ منٹ نماز کے لیے بھی نہ دیتی تھیں ہر وقت فیشن میں خود کو مصروف رکھتی تھیں۔

✪✪✪

فرحین اب عالمیہ میں تھی اور صفدر صاحب اپنی بیٹی کی ذمہ داری سے سبکدوش ہونا چاہتے تھے لہٰذا سب کے مشورے سے یہ طے ہوا تھا کہ فرحین کے

www.ahnafmedia.com

امتحانات کے بعد ان کا نکاح کر دیا جائے جب کہ شذرہ چونکہ پڑھائی سے فارغ ہو چکی تھی تو اس کی رخصتی کر دی جائے گی۔ گھر کے سبھی لوگ تیاریوں میں مصروف ہو گئے، وقت پھر سے سہانے گیت گانے لگا تھا ہر قدم پر خوشیاں رقص کر رہیں تھیں۔

✪✪✪

25 اکتوبر کا دن تھا، سب مہمان آچکے تھے، نکاح ہو چکا تھا، ابھی کھانے کے بعد شذرہ کی ڈولی اٹھائی جانا باقی تھی کہ یکایک وہی شور کی آوازیں........ وہی ایمبولینس کا دل چیر دینے والا سائرن........ سارا سامان وہیں بکھرا کا بکھرا رہ گیا، سب گھر والوں کے پاؤں سے زمین نے کھسکنا شروع کر دیا، پھر وہی ہوا کہ دین حق کا ایک اور راہی جامِ شہادت نوش کر گیا۔

صفدر صاحب کے چوتھے بیٹے یاسر کو نامعلوم افراد نے مسجد سے باہر نکلتے ہوئے گولیاں مار کے شہید کر دیا گیا تھا۔ لہو لہان جسم اور تڑپتا لاشہ سب کو تڑپا گیا، ظالموں نے اتنی گولیاں ماری کہ سینہ چھلنی ہو گیا........ ہوتا جو اگر کوئی بیوروکریٹ یا حاکم وقت کا بیٹا تو میڈیا چلا چلا کر بلکہ چنگھاڑ چنگھاڑ کر آسمان سر پر اٹھالیتا، صبح سے شام تک اس کی مظلومیت کی داستانیں سناتا، اس کی زندگی کی اہم پہلو کی ڈاکومنٹریاں تیار کرتا، سپیشل ٹرانسمیشن کا بندوبست ہوتا۔ لیکن یہ تو بے چارہ ایک عالمِ دین کا بیٹا تھا، اس کو کوریج دے کر بھلا میڈیا کو کیا ملتا؟؟ اس کی شہادت کی خبر پھیلا کر میڈیا نے اپنی شامت تھوڑی نہ بلوانی تھی۔ انگریز کے زر خرید غلاموں کو اس کے بارے شور مچا کر کون سا نوبل پرائز دلوانا تھا؟ کیونکہ یہ تو آخری نبی الزمان صلی اللہ علیہ وسلم کو ماننے والا تھا اور یہی اس کا جرم تھا۔

ع ہے جرمِ ضعیفی کی سزا مرگ مفاجات!!

✪✪✪

www.ahnafmedia.com

جہاں ہر روز مدارس کے بے گناہ اساتذہ اور طلباء دن دیہاڑے شہید ہو رہے ہوں، جن کا جرم قال اللہ و قال الرسول کے زمزمے اور گیت گانا ہو، جو طالب آخرت اور معرفت و رضا حق کے متلاشی ہوتے ہیں۔ ان کو بھلا دنیا کی کیا غرض تھی؟ ان کے لیے کون عدالتوں میں کشکول اٹھائے اور امن و انصاف کی بھیک مانگے۔ بس معاملہ روز جزا پر چھوڑ دیا جاتا ہے۔ اللہ اللہ خیر صلا

✪✪✪

میرے لیے یہ خدا کا بہت بڑا انعام اور اعزاز ہے میری بہن! یہ صرف دو بیٹے شہید ہوئے یہ دو کیا میری تو ساری اولاد بھی دین کے لیے قربان ہے، دنیا سے بہر حال جانا ہی ہے، چاہیے امیر چاہے غریب یہ جام شہادت کا مزہ ہی الگ ہے بھلا اور کس کام آنی تھی یہ زندگی۔ فوزیہ بیگم جو ہمت و حوصلے کا پہاڑ بنی آئی ہوئی ایک خاتون کو یہ سب کچھ کہہ رہی تھی۔

✪✪✪

شذرہ کی رخصتی ہو چکی تھی ایک سال بعد فرحین کی رخصتی ہونا طے پائی تھی، گھر کے تمام افراد کے دل غمگین صحیح پر اب مضبوط ہو چکے تھے، کوئی بھی دنیاوی شور......... جنت کے سکون کے طلب گار کا کچھ نہیں بگاڑ سکتا تھا، جو کچھ تھا وہ دین پر لگ چکا تھا اور بھی سب کچھ لگانے کو تن من دھن تیار تھا۔

✪✪✪

کس طرح وقت پَر لگا کر عمر کی منزلیں طے کرتا گیا پتہ ہی نہ چلا ایک سال بھی گزر گیا بالآخر فرحین کی بھی آج رخصتی ہو گئی۔

✪✪✪

میں نے اللہ کے دین کی سربلندی کے لیے میدان کا انتخاب کر لیا ہے فرحین! ہمارا مقصد دنیا کمانا نہیں، دین کو بلند کرنا ہے۔ آج سب اپنی عیش عشرتوں میں

www.ahnafmedia.com

مگن ہیں۔ فرحین! دین تو کسی کو یاد ہی نہیں۔ نہ اپنی صوم وصلوٰۃ کی فکر رہی، نہ امت کی، بس انگریز کے تھوکے ہوئے کلچر کو چاٹنے میں لگے ہوئے ہیں، فانی دنیا کی عیش و عشرت ہو نہ ہو ہم نے جنت میں ایک ساتھ رہنا ہے۔ ہمارا قصور دنیا والے یہ مانتے ہیں کہ ہم انہیں دنیا کی فانی لذتوں کو چھوڑ کر ہمیشہ کی لذتوں کی طرف بلاتے ہیں ہم انہیں Extremest (شدت پسند) لگتے ہیں شدت پسند ہو نہہ۔

فرحین تم بتلاؤ! کیا کسی کو اللہ کی طرف بلانا، رسول اللہ کی ختم نبوت کی طرف بلانا، صوم وصلوٰۃ کی طرف بلانا، قرآن کی طرف بلانا "شدت پسندی" ہے؟

ہم نے الگ ہونا ہے فرحین! ہم بچھڑنے کے لیے ملے ہیں! ہمارا دائمی ملن تو فقط جنت میں ہو گا، آج میرے پاس تمہارے لیے یہی "تحفہ" ہے۔ فرحین جنت میں دائمی ساتھ کا.......... امید ہے تم میرا ساتھ دو گی، فرحین! جذبات سے برستی آنکھوں سے ٹپکنے والا ایک ایک آنسو حماد کے صدق دل کی مستقل دلیل بنتا جارہا تھا۔

لباس عروسی زیب تن کیے فرحین جو کافی دیر سے یہ سب کچھ انہماک سے سن رہی تھی، حماد کی بات ختم ہونے پر سر اٹھا کر حماد کو ایک نظر دیکھا پھر نظریں جھکا لیں اور دل ہی دل میں خالق کائنات کا شکر بجالائی کہ مقصد ایک ہی تھا۔

✪✪✪

زندگی پہلے یوں خوبصورت نہ تھی، ہر دن عید اور ہر رات شب برات تھی حماد کی قربتوں وصحبتوں میں۔۔ فرحین اگرچہ شروع ہی سے محبتوں اور نازوں میں پلی تھی پر شوہر کی محبت ہی کچھ ایسی ہوتی ہے کہ عورت خود کو مکمل محسوس کرتی ہے۔ ہر روز نیا سنگھار اپنا آپ سجانا زندگی کچھ نئے طرز پر ہی چل نکلی تھی، جس محبت و سکون سے دن گزر رہے تھے شاید ہی کبھی تصور کیا ہو، شادی کو پانچ ماہ گزر چکے تھے۔

✪✪✪

www.ahnafmedia.com

فرحین کی طبیعت آج کچھ خراب ہوئی تھی اسد کو بلوا کر وہ اس کے ساتھ ہسپتال گئی تھی۔ حماد چونکہ ابھی مدرسہ سے میں تھے اور شام کو پانچ بجے ہی پڑھا کر فارغ ہونے تھے اس لیے اس نے اسد کو بلوایا تھا۔ ڈاکٹر نے پہلے کچھ Tests کیے اور آخر فرحین کو خوشخبری سنائی۔

✪✪✪

فرحین بہت خوش تھی، گھر کے سارے افراد خوشی کی خبر سن کر جمع ہو گئے فوزیہ بیگم؛ حماد کے گھر والے فرحین اور حماد سبھی بہت خوش تھے۔ سب کے چلے جانے کے بعد فرحین کچن میں برتن دھو رہی تھی، حماد بھی گیٹ بند کر کے کچن میں آیا تھا اور فرحین کا ہاتھ تھامے اس کو ٹیرس پر لے آیا تھا، جہاں چاندنی پھیلی ہوئی تھی، ٹھنڈی ہواؤں کے ساتھ رقص کرتے درختوں کے پتے اور ننھے ننھے پودے بھی فرحین اور حماد کی خوشی کا جشن منا رہے تھے حماد نے ایک ٹھنڈی سانس لی پھر فرحین کی طرف متوجہ ہوا۔

فرحین مجھے اسی دن کا انتظار تھا کہ میری نسل آگے بڑھے اور میں خود خدا کے دین کی سربلندی کے لیے میدان کارزار میں چلا جاؤں تاکہ میرے بعد میری کوئی نشانی تمہارے پاس ہو، میں تمہیں کھونا نہیں چاہتا...... فرحین میں چاہتا ہوں جس طرح دنیا میں تم میری ہو...... میرے چلے جانے کے بعد بھی اور آخرت میں بھی تم میری ہی رہو...... یہ میری نشانی ہے جو تمہیں میرا ہی رکھے گی دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی۔

فرحین! کبھی بھی اداس نہ ہونا ''کبھی نہیں بچھڑنا'' دنیا کا دستور ہے فرحین ہم نیک کام کے لیے قربانی دے رہے ہیں تم تو خوش ہونا...... تم شہید کی بیوی بنو گی۔

فرحین کا پاؤں بھاری ہو چلا تھا حماد کی امانت اس کے شکم میں پرورش پا رہی تھی حماد کو گئے ہوئے بھی آٹھ ماہ بیت چکے تھے، پہلے چھ ماہ تک رابطہ رہا تھا لیکن پچھلے دو

www.ahnafmedia.com

ماہ سے کوئی خیر خبر نہیں آئی تھی فرحین کی برداشت اب جواب دینے لگی تھی۔

✪✪✪

فرحین کے دل کی دھڑکن بے ترتیب ہو رہی تھی، آنکھیں تھیں کہ قربت کے لمحے ڈھونڈ رہی تھیں، دل تھا جو ماضی کے کرچیوں میں چھپا ہوا تھا اور دماغ تھا جو مستقبل کے اندیشوں سے سہما ہوا۔

✪✪✪

بس حماد بس! اب واپس آجائیں! اب میرا کمزور دل برداشت نہیں کر رہا، ابھی ہی تو میرے خوشی کے دن شروع ہوئے ہیں، حماد ابھی تو میں نے آپ کے محبتوں کے لمحے سمیٹنے تھے، واپس آجائیں حماد! واپس آجائیں! فرحین فرط جذبات میں نیچے بیٹھتی چلی گئی، اس کا دل دھاڑیں مار مار کر رو رہا تھا اور وہ خود بھی بے قابو ہوتی چلی گئی میں نہیں رہ سکتی حماد! میں نہیں رہ سکتی آپ کے بغیر۔ کمرے میں فرحین کی آوازیں گونج رہیں تھیں حماد خدا کے لیے واپس آجائیں! حماد مجھے آپ کی ضرورت ہے حماد میں مر جاؤں گی حماد۔

یہ کیا کہ سانسیں اکھڑ رہی ہیں سفر کے آغاز ہی میں یارو
کوئی بھی تھک کر نہ راستے میں نڈھال ہوگا یہ طے ہوا تھا

✪✪✪

فرحین کا آپریشن ہوا تھا اللہ نے اسے ایک پیارے بیٹے سے نوازا تھا جو بالکل حماد کا پرتَو تھا، فرحین نے جب آنکھیں کھولیں اس کی ساس نے اس پھول کو اس کی طرف سونپنا چاہا، سب کمرے میں موجود تھے۔ امی، بابا، بھائی، چچا، چچی سب کی آنکھیں نم تھیں جھکے تھکے چہرے۔

✪✪✪

بابا نے امی کو اشارۃً چچی سے مُنّا لینے کو کہا، پھر امی سے خود اپنی گود میں لے لیا

www.ahnafmedia.com

اور فرحین کے سرہانے بیٹھ گئے۔ فرحین نے خوشی سے اٹھنے کی ناکام کوشش کی......بابا نے اشارے سے لیٹے رہنے کو کہا، اور مُنّے کو ایک طرف لٹایا، پھر فرحین کے سر پر ہاتھ پھیرا، آج آپ کو دوہری مبارک ہو بیٹا۔ یہ کہہ کر بابا جان کی آنکھیں برسنے لگیں، امی اور چچی جو بہت دیر سے خود پر قابو کئے ہوئے تھیں ان کا بھی ضبط ٹوٹ گیا۔ سب ہی آنکھیں پر نم ہو چلی تھیں۔ بیٹا آپ بخوبی جانتی ہو ولا تقولوا لمن یقتل فی سبیل اللہ اموات۔ بل احیاء ولکن لا تشعرون۔ یہ شہادت کا رتبہ ہر کسی کو نہیں ملتا پر حماد کو اللہ نے یہ رتبہ یہ دے دیا بیٹا۔ فرحین بیٹا! اہل اسلام کا عقیدہ ہے کہ اللہ کے راستے میں جامِ شہادت نوش کرنے والے زندہ ہوتے ہیں، بیٹا اور آپ کے لیے یہ ننھا تحفہ جسے آپ نے اس کے باپ کے نقش قدم پر دین میں چلانا ہے۔ فرحین کو لگا جیسے سب اندھیرا ہو گیا ہو۔ سب کچھ اندر ٹوٹ گیا ہو شاید سب کچھ۔

وہی ہوا نہ بدلتے موسم میں تم نے ہم کو بھلا دیا نہ
کوئی بھی رت ہو نہ چاہتوں کو زوال ہوگا یہ طے ہوا تھا

✪✪✪

محمد سات سال کا ہو چکا تھا محمد بن حماد۔ بالکل حماد کا پرتو۔ فرحین بھی فوزیہ بیگم کی بیٹی تھی بہت حوصلے سے قربانی دی، کیونکہ یہ پہلے ہی طے ہوا تھا ملن ابدی ہوگا یہ دنیا فانی ہے۔

✪✪✪

فرحین کا رشتہ قلم سے جڑ چکا تھا، مافی الضمیر کو قلم سے بیان کرنا اور اس کو منظر عام پر لانا لیکن افسوس۔ صد افسوس کے حق کے راہی کی آواز سنتے ہی کتنے ہیں؟ ان کو تو روزناک پر بیٹھی مکھیوں کی طرح اڑا دیا جاتا ہے۔

✪✪✪

www.ahnafmedia.com

آواز تو صرف انگریزوں کی تقلید میں اٹھائی جاتی ہے کہ اس میں عیش و عشرت پیسے ملیں گے جبکہ جن کی زندگی قال اللہ و قال الرسول کے عین مطابق ہو انہیں اس جرم کی پاداش میں زمانے کے نشتر بھی سہنے پڑتے ہیں۔

✪✪✪

اور ان کو دہشت گرد، شدت پسند کہہ کر ان کا صفایا کر دیا جاتا ہے جس میں فوزیہ بیگم جیسی کتنی ہی ماؤں کی گود اجڑتی ہے۔

✪✪✪

فرحین جیسی بہنیں اپنے جوان بھائیوں کو کھو دیتی ہیں اور فرحین جیسی ہی جوان بیویاں بیوگی کی چادر لپیٹ کر زمانے سے روپوش رہتی ہیں، جن کی تو ابھی عمر ہی ہار سنگھار کی ہوتی ہے۔

✪✪✪

اے کاش کوئی صاحب نظر دیکھتا!! دہشت گرد کون ہے؟ کاش کوئی صاحب انصاف دیکھتا کہ شدت پسند کون ہے؟ قصوروار اور لاچار کون ہے؟

✪✪✪

بچھڑ گئے ہیں تو کیا ہوا کہ یہی تو دستور زندگی ہے
جدائیوں میں نہ قربتوں کا ملال ہو گا یہ طے ہوا تھا
محبتوں میں ہر ایک لمحہ وصال ہوگا یہ طے ہوا تھا
بچھڑ کے بھی ایک دوسرے کا خیال ہوگا یہ طے ہوا تھا
چلو کے فیضان کشتیوں کو جلادیں گمنام ساحلوں پر
کہ اب یہاں سے نہ واپسی کا سوال ہوگا یہ طے ہوا تھا

✪✪✪ ✪✪✪
✪✪✪ ✪✪✪
✪✪✪

www.ahnafmedia.com

سَلام اُس پر

......محمد طارق نعمان گڑنگی

بخاری و مسلم میں سیدنا انسؓ سے روایت ہے کہ سرکار دو عالم تمام لوگوں میں سب سے زیادہ حسین، بہادر اور فیاض تھے۔ نبی کریم کے مزاج میں سب سے زیادہ اعتدال تھا۔ امام نووی ؒ لکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اخلاق و عادات کی تمام خوبیاں، کمالات اور اعلیٰ صفات حضور اقدس کی ذات میں جمع فرمادی تھیں

حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی ؒ فرماتے ہیں کہ حضور اکرم کی ذات بابرکت عالی صفات تمام اخلاق و خصائل، صفات جمال میں اعلیٰ و اشرف و قوی ہیں ان تمام کمالات و محاسن کا احاطہ کرنا انسانی قدرت و طاقت سے باہر ہے۔ آپ کے اخلاق حمیدہ ہمارے لیے مشعل راہ ہیں ان پہ آج کا مسلمان عمل کرنا شروع کر دے تو دنیا ہی جنت بن جائے گی جناب رسالت مآب نے نبوت کے بعد تین برس تک پوشیدہ دعوت و تبلیغ کا کام کیا۔ چوتھے سال حکم ہو فاصدع بما تؤمر محبوب کھل کر رسالت و نبوت کا اعلان کیجئے چنانچہ رسول پاک نے توحید و رسالت کا پرچار شروع کر دیا آپ بازاروں میں تشریف لے جاتے اور ہر دوکان پر کھڑے ہو کر فرماتے۔ لوگو! ایک اللہ کی عبادت کرو اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ۔۔

اس اعلان کے ساتھ ہی ظلم و ستم، تشدد و بربریت اور خوف و ہراس کا ایک نیا دور شروع ہو گیا۔ اپنے بیگانے ہو گئے بیگانے ظالم بن گئے حضور اکرم کا چچا ابو لہب آپ کے پیچھے پیچھے پھرتا لوگوں کو حضور اقدس کی پیاری پیاری باتیں سننے سے منع کرتا نبی کریم کے ارشادات کا مذاق اُڑاتا۔ یہ وہی ابو لہب تھا جس نے رسول اللہ ﷺ کی پیدائش کی خبر سن کر اپنی لونڈی ثوبیہ کو اس خوشی میں آزاد کر دیا تھا اور اپنے بھتیجے

www.ahnafmedia.com

کی پیدائش کا جشن اس صورت میں منایا مگر جب مشن کی بات ہوئی تو آپ کو مارنے کے در پہ آگیا۔نوجوان آپ کا مذاق اڑاتے آوازیں کستے پتھر مارتے لیکن آپ ایسے حلیم الطبع تھے پیچھے مڑ کر بھی نہ دیکھتے کہ پتھر مارنے والا کون ہے؟بلکہ ان کی گالیوں، پتھروں اورآوازوں کے بدلے انہیں دعائیں دیتے۔۔

ایک مرتبہ ابوجہل محفل سجائے بیٹھا تھاجناب رسالت مآب ﷺ ادھر آنکلے آپ نے اپنا چچا کو دعوت اسلام دی۔لیکن ابوجہل بدتمیزی پر اتر آیااس نے نہ صرف گالیاں دیں بلکہ سرکاردوعالم پر تشدد بھی کیاآپ کا سر مبارک زخمی ہوگیااور خون بہنے لگا حضور اکرم ﷺ روتے ہوئے گھر واپس آئے۔حضرت حمزہؓ کی خادمہ نے سارامنظر اپنی آنکھوں سے دیکھا تھا۔سو اس نے حجرت حمزہؓ کی اہلیہ کو سارا واقعہ سنا دیا تھا جب حضرت حمزہؓ گھر واپس آئے تو حضور اقدس کی چچی نے آپؓ کو بتایا کہ آج ابوجہل نے ہمارے یتیم بھتیجے کے ساتھ اتنا ظلم کیاہے یہ سن کر کلیجہ پھٹنے کو آتاہے حضرت حمزہؓ نے کمان اٹھائی اور سیدھے ابوجہل کی خبر لینے کو دوڑے حرم پاک میں پہنچ کر حضرت حمزہؓ نے ابوجہل کے سر پر کمان اس زور سے ماری کہ اسے لہولہان کر دیا۔حضرت حمزہؓ نے فرمایا کہ اے ابوجہل !کیاتو نے ہمارے مرحوم بھائی کے فرزند کو لاوارث سمجھاہے خبر دار!حمزہ اس کا حمائتی ہے۔ابوجہل سے انتقام لینے کے بعد حمزہؓ آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے دیکھا کہ آقائے نامدار ﷺ غمگین آنکھوں میں آنسو بھرے بیٹھے ہیں حضرت حمزہؓ کو دیکھا تو اپنے باپ کا دست شفقت نظر آیا کہ کاش آج میرے والد عبداللہ زندہ ہوتے تو میرے سر پہ حمزہ کی طرح ہاتھ رکھتے آپ نے فرمایا کہ چچا!میں جب دنیامیں آیاتو باپ کے سایہ سے محروم تھا ابھی بچہ تھا کہ ماں کی ممتا ساتھ چھوڑ گئی جب سن شعور کو پہنچا تو دادا انتقال کر گئے اب اپنی قوم دشمن ہوگئی ہے کل تک پیار کرنے والے آج خون کے پیاسے ہوگئے ہیں حضرت حمزہؓ

www.ahnafmedia.com

نے عرج کیا کہ بھتیجے غم نہ کریں! جس مر دود ابو جہل نے آپ کا سر زخمی کیا تھا میں اس کا سر پھوڑ آیا ہوں اب تو خوش ہو جایئے میں نے بدلہ لے کر حساب برابر کر دیا ہے۔ سرکار دو عالم نے فرمایا کہ چچا! میں آپ کے اس اقدام پہ خوش نہیں ہوں۔ عرض کی کہ آپ کی خوشی کس بات میں ہے؟ شاہ دو جہاں نے فرمایا! میں دنیا میں سراپا رحمت اور کرم بن کر آیا ہوں انتقام لینے کے لیے نہیں آیا۔ میری خوشی اس میں ہے کہ آپ کفر وشرک کے اندھیروں سے نکل کر اسلام لے آئیں میرے خون کا بدلا کسی سے نہ لیتے بلکہ اس کے بدلے کلمہ طیبہ کی دولت سے سرفراز ہو جاتے حضور اکرم کے سچے جذبات دیکھ کر حضرت حمزہؓ نے کلمہ پڑھا اور مسلمان ہو گئے۔ آپ کیسے اخلاق کے مالک تھے کہ اپنی تکلیف کے بدلے دشمن کی تکلیف کو پسند نہ فرمایا اسی وجہ سے آپ کو محسن انسانیت کہا جاتا ہے۔ ابو جہل آپ کا چچا تھا ذاتی دشمنی نہیں تھی بلکہ آپ کے مشن کا مخالف تھا ابو جہل نے نعوذ باللہ آپ کو ختم کرنے کی ایک تدبیر سوچی۔ اس نے ایک گہرا کنواں کھودا اس کے منہ پر کھجور کی ٹہنیاں رکھیں پھر اوپر مٹی ڈال کر زمین کو برابر کر دیا۔ خود بیمار بن بیٹھا تا کہ جب رسول پاک اس کی عیادت کو آئیں تو اس گڑھے میں گر جائیں۔ ابو جہل کو جناب رسول مقبول کے مکارم اخلاق بخوبی علم تھا کہ آپ اس کی عیادت کے لیے ضرور آئیں گے۔

جب آپ اس کی تیمارداری کے لیے اس کنویں کے قریب پہنچے تو جبرائیلؑ تشریف لائے اور سرکار دو عالم کو حقیقت سے آگاہ کیا اور آگے جانے سے منع کر دیا سرکار دو جہاں واپس ہوئے تو ابو جہل کو افسوس ہوا کہ شکار ہاتھ سے نکل گیا چنانچہ وہ گھبراہٹ میں نبی کریم کو بلانے کے لیے دوڑا اپنے ہاتھ سے کھودے ہوئے کنویں میں خود ہی گر گیا ابو جہل کو نکانے کے لیے اس کے حواریوں نے بہت کوشش کی مگر ناکام رہے۔ خدا کی شان کہ اسے نکالنے کے لیے کنویں میں جو رسی ڈالی جاتی وہ چھوٹی ہو جاتی

www.ahnafmedia.com

یا ٹوٹ جاتی ۔ابو جہل مایوس ہو تو اس کے دل نے شہادت دی کہ مجھے اس کنویں سے صرف آمنہ کالال ہی نکال سکتا ہے ابو جہل پکا بے ایمان تھا لیکن محسن انسانیت کے اخلاق کریمہ کا دلی معترف تھا۔ چنانچہ نبی کریم کو پیغام بھیجا آپ فوراً تشریف لے آئے فرمایا چچا تمہاری ساری تدبیریں ناکام ہو گئیں اگر میں آپ کو اس گڑھے سے باہر نکال دوں کیا آپ مجھ پر ایمان لے آئیں گے ؟ابو جہل نے کہا کہ ضرور آپ کا کلمہ پڑھ لوں گا۔ افضل المواعظ از مولانا محمد ابراہیم میں ایک روایت نقل کی گئی ہے کہ سرکاردوعالم نے دست کرم کنویں میں ڈالا جو ابو جہل کے ہاتھوں تک پہنچ گیا۔ ابو جہل حیران رہ گیا۔ یہ تو معمولی کنواں تھا اگر ابو جہل تحت الثرا کے پستیوں میں ہوتا ہمارے پیارے آقا محمد مصطفی کا دست نبوت وہاں بھی پہنچ جاتا ابو جہل کو آپ نے باہر نکالا فرمایا چچا! جس طرح میں نے تم کو اس گڑھے سے نکالا ہے اسی طرح میں آپ کو کفر و شرک فسق و فجور اور جہنم کے گڑھے سے نکال کر ایمان کی دنیا میں لانا چاہتا ہوں ایک خدا کی ذات پر ایمان لا کر دوزخ کی آگ سے بچ جا اور میری آغوش رسالت میں آ جا لیکن ابو جہل بولا بھتیجے !تو بہت بڑا جادو گر ہے۔

دیکھیے نبی کریم کے اخلاق اور کفار کا ظلم و ستم آپ کو وادی طائف میں اس دین کی خاطر پتھر مارے گئے لیکن آپ نے پھر بھی ان کے لیے بد دعا تک نہیں کی۔ ابو جہل، عتبہ ،شیبہ حضور کے جانی دشمن بنے ہوئے تھے مگر مصیبت کے وقت ان کی نظریں بھی آپ پہ آکر ٹک جایا کرتی تھیں۔ سرکاردوعالم کے بے مثال کردار اور اعلیٰ اخلاق نے جہالت اور گمراہی میں پڑے انسانوں کو متاثر کیا اور آپ کے اخلاق کریمانہ کی وجہ سے بھی لاتعداد لوگ دائرہ اسلام میں داخل ہوئے۔ ہمیں بھی چاہیے کہ ہم بھی اپنے اخلاق کے اوپر نظر دوڑائیں کیا ہمارے اخلاق محمدی ہیں یا اس کے برعکس؟ ایک مسلمان کے لیے ضروری ہے کہ وہ لوگوں کے ساتھ اچھے اخلاق سے پیش آئے۔

www.ahnafmedia.com

ربیع الاول اور ہم

✍......محمد جنید حنفی

محرم الحرام کا مہینہ ختم ہوتا ہے صفر کا مہینہ چل پڑتا ہے کچھ مخصوص لوگ حضرت حسینؓ کی مناسبت سے چہلم کی روایات ادا کرنے کو ہوتے ہیں کہ ربیع الاول کی رسومات کی تیاری شروع ہو جاتی ہیں ہر طرف ہرے جھنڈے ہی جھنڈے ہوتے ہیں۔

ربیع الاول میں آپ ﷺ کی پیدائش جس کو مبتدعین نے عید میلاد النبی ﷺ کا نام دیا ہے مناتے ہیں جس کی کوئی شرعی حیثیت نہیں، پھر یہ کہ ربیع الاول کی بارہویں تاریخ کو منائی جاتی ہے حالانکہ اگر دیکھا جائے تو آپ ﷺ کی تاریخ پیدائش راجح قول کے مطابق آٹھ ربیع الاول بنتی ہے۔

(زرقانی ج اص ۱۳۱)

ہاں آپ ﷺ کی تاریخ وفات میں کوئی اختلاف نہیں جو کہ ۱۲ ربیع الاول ہے۔اب ایک قاعدہ سمجھ لیں کہ پیدائش کی تاریخ اختلافی مگر راجح ۸ ہے اور وفات کی تاریخ ۱۲ ہے جس میں اختلاف نہیں۔پیدائش پہلے اور وفات بعد میں ہوتی ہے۔

وفات کا دکھ یاد رہتا ہے پھر بھی عجیب سوچ ہے کہ تاریخ کے تعین اور پیدائش و وفات کے تقدم و تاخر کے بعد بھی مبتدعین کی ایجاد کردہ بدعت میں مبتلا ہو کر کون سا ثواب سمیٹنے کی تگ و دو کرتے ہیں۔

ربیع الاول اسلامی سال کا تیسرا مہینہ ہے اور دیگر مہینوں کی طرح یہ مہینہ بھی مسلمانوں کے لئے برکت والا مہینہ ہے بشرطیکہ نیکی اور تقویٰ و پرہیزگاری کے ساتھ ہو، کیونکہ مہینوں میں سردار اور افضل مہینہ رمضان جس میں برکات ہی برکات ہیں اس میں بھی اگر بندہ خدا غافل رہا خدا کی بندگی نہ کی تو حدیث کے بموجب وہ شخص

www.ahnafmedia.com

برباد وہلاک ہوگیا۔

اگر تقویٰ و پرہیزگاری ہو تو مسلمان کیلئے ہر مہینہ باعث برکت ہے، یہ مسلمان کی شان نہیں اور اسلام کا طریقہ نہیں کہ ایک مہینہ اعمال ہوں پھر پورا سال پامال ہو یا ایک مہینہ عقیدت و محبت ہو پھر پورا سال غفلت ہو، لہٰذا ربیع الاول ہم سے تقاضا کرتا ہے کہ بحیثیت مسلمان زندگی کے ہر موڑ، ہر لمحے ایسے رہو جیسے اللہ تعالیٰ ہم سے چاہتے ہیں۔

بدعات و خرافات کی اسلام میں کوئی گنجائش نہیں اس لئے یہ جھنڈے گاڑنا، چراغاں کرنا اور عید کا نام دینا اس میں نئی نئی طرز کی مجالس منعقد کرنا کھانوں کا اہتمام کرنا وغیرہ اس سے اجتناب کرنا از حد ضروری ہے۔

اتحاد ہم آہنگی کے یہ معنیٰ نہیں کہ ایسے انور میں شامل حال ہوکر ان کو تقویت دیں بلکہ ان جیسے امور سے بچ کر انتہائی حکمت کے ساتھ ایسے غلط رسومات سے معاشرے کو صاف کیا جائے جو دین کے اصل حلیہ کو بگاڑتا ہو، دین کے نام پر خلاف اسلام کام کو وسعت دینا اچھی سوچ نہیں بلکہ بربادی کا سامان ہے۔

آپ ﷺ کی ولادت باسعادت کا ذکر خیر انتہائی برکت والا ہے لیکن اس کے لئے ربیع الاول ہی کا مہینہ اور ان جیسے امور کے ساتھ جس طرح بیان کیا گیا اچھا نہیں بلکہ کسی بھی مہینے بغیر کسی مخصوص اہتمام کے بیان کرسکتے ہیں۔

اس کے لئے میڈیا پر اعلانات ضروری نہیں کہ فلاں مہینہ فلاں تاریخ کو ملک بھر یا دنیا بھر میں ایسی مجالس منعقد ہوں گی بلکہ کوئی بھی کسی بھی علاقے کسی بھی وقت بیان کرسکتے ہیں۔ اللہ تبارک و تعالیٰ ہمیں صحیح راستے کی سمجھ عطا فرمائیں۔ اور نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات پر عمل پیرا ہونے کی توفیق نصیب فرمائے۔ آمین بجاہ النبی الکریم۔

www.ahnafmedia.com

رکاوٹیں دور کریں!!!

......امیر افضل اعوان

اسلام کی آفاقی تعلیمات ہمیں دوسروں کے کام آنے اور ان کے لئے آسانی پیدا کرنے کا حکم دیتی ہیں، اسی طرح ظلم وستم، جبر وجور سے گریز کی ہدایت کے ساتھ ساتھ اسلام ہمیں معاشرہ میں رہنے والے افراد کے لئے بہتر روابط استوار کرتے ہوئے حسن سلوک، نیکی، اخوت، بھائی چارہ اور محبت وشفقت کا درس دیتا ہے، اسلام میں دنیاو آخرت کی اہمیت بیان کرتے ہوئے ان کی ابدی وفانی حیثیت بھی نمایاں کی گئی ہے اور خالق کائنات نے انسان کے لئے جزاء اور سزا کا معیار بھی مقرر کر دیا ہے۔اسی طرح انسان کے لئے دنیا کو دارامتحان قرار دیتے ہوئے ہر رشتہ و تعلق کے حقوق و فرائض بھی واضح کر دیئے ہیں تاکہ کوئی ابہام باقی نہ رہے، اسلام میں کسی کے کام آنے، ایک دوسرے کی تکلیف دور کرنے اور راہ سے رکاوٹیں ہٹانے کی بھی بہت فضیلت بیان کی گئی ہے مگر اس کے برعکس ہم دوسروں کے لئے مشکلات پیدا کرکے اور ان کی راہوں میں رکاوٹیں کھڑی کرکے خوش ہوتے ہیں حالانکہ کسی کے راستے میں رکاوٹ کھڑی کرنا تو ایک طرف۔ اسلام ہمیں ویسے ہی راہ کی رکاوٹیں دور کرنے کا حکم دیتا ہے اور اس کا اجر اتنا زیادہ بیان کیا گیا ہے کہ عقل انسانی دنگ رہ جاتی ہے۔"ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ایک شخص کسی راستہ میں چلا جارہا تھا کہ اس نے راستے میں کانٹوں کی ایک شاخ پڑی ہوئی دیکھی تو اس کو ہٹا دیا پس اللہ تعالیٰ نے اس کا ثواب اسے یہ دیا کہ اس کو بخش دیا "

(صحیح بخاری، جلد اول، حدیث 628)

غور فرمایئے خلق خدا کی راہ سے کسی رکاوٹ کو دور کرنا کس قدر باعث ثواب

www.ahnafmedia.com

ہے کہ اللہ پاک نے صرف ایک کانٹوں بھری شاخ پر بخشش کا عندیہ دے دیا ہے، ایک اور حدیث مبارک میں بیان ملتا ہے کہ راہ کی رکاوٹیں دور کرنا بھی صدقہ ہے۔

"حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے نبی کریم ﷺ سے نقل کیا کہ راستہ سے تکلیف دہ چیزوں کو ہٹا دینا بھی صدقہ ہے"

(صحیح بخاری، جلد اول، حدیث 2366)

راستہ سے کسی تکلیف دہ چیز کو ہٹا دینا بھی کتنی اہمیت کا حامل ہے کہ اجتماعی مفاد اور خلق خدا کی بھلائی کے نظریہ سے اس کو صدقہ کا درجہ دے دیا گیا ہے۔

اسلامی تعلیمات کے برعکس ہم کسی بے مار معاشرتی سوچ کا مظاہرہ کرتے ہوئے تجاوزات کی شکل میں راستے کی رکاوٹیں اور دوسروں کی مشکلات بڑھانے کے عادی ہو چکے ہیں، مہذب معاشرہ میں پیدل چلنے والوں کے حقوق کا خیال رکھتے ہوئے ان کے لئے نہ صرف فٹ پاتھ بنائے جاتے ہیں بلکہ زیبرا کراسنگ پر ٹریفک کا رک جانا بھی معمول کی بات تصور کیا جاتا ہے اور ہر شخص اس کی پابندی کو لازم جانتے ہوئے ان ضوابط کو ملحوظ رکھتا ہے۔

مگر ہمارے معاشرہ میں جہاں قانون شکنی کو باعث فخر سمجھا جاتا ہے اسی طرح ہمارے ہاں زیبرا کراسنگ ہو بھی تو وہاں اس کو خاطر میں نہیں لایا جاتا اور فٹ پاتھ تو یہاں دکانداروں کے قبضوں کی شکل میں ویسے ہی غائب ہو جاتے ہیں، یہی نہیں بلکہ ہم تو سڑکوں پر بھی تسلط جمانا اپنا وراثتی حق سمجھتے ہیں، حالانکہ نبی کریم ﷺ نے اپنی امت میں اس عمل کو پسند نہیں فرمایا۔

"حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا میری امت کے اچھے اور برے اعمال مجھ پر پیش کئے گئے تو میں نے ان کے اچھے اعمال میں سے اچھا عمل راستہ میں سے تکلیف دینے والی چیز کا دور کر دینا پایا اور میں نے ان

www.ahnafmedia.com

کے برے اعمال میں سے مسجد میں تھوکنا اور اس کا دفن نہ کرنا پایا“

(صحیح مسلم، جلد اول، حدیث 1228)

راستہ سے تکلیف دہ چیز کا ہٹا دینا کس قدر اہمیت و برکت کا حامل ہے کہ اسے ہمارے پیارے رسول ﷺ نے خود اپنی امت کے لئے پسند فرمایا مگر ہم اس پر بھی توجہ دینے کے لئے تیار نہیں۔ اسلام میں راستہ کے مشکلات کے خاتمہ کے حوالہ سے بہت تاکید کی گئی ہے، یہاں تک کہ اسے حیاء اور ایمان کی شاخ قرار دیا گیا ہے:

” حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ایمان کی کچھ اوپر ستر یا کچھ اوپر ساٹھ شاخیں ہیں جن میں سب سے بڑھ کر لَا اِلٰہ اِلَّا اللہ کا قول ہے اور سب سے ادنیٰ تکلیف دہ چیز کو راستہ سے دور کر دینا ہے اور حیاء بھی ایمان کی ایک شاخ ہے۔“ (صحیح مسلم، جلد اول، حدیث 156)

” ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ جب تم راستہ میں آپس میں جھگڑ پڑو تو سات ہاتھ چھوڑ دو (راہ گیروں کے لئے)“

(سنن ابو داؤد، جلد سوم، حدیث 240)

” رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا یہود اور نصاریٰ کو سلام کرنے میں ابتداء نہ کرو اور جب تمہیں ان میں سے کوئی راستہ میں ملے تو اسے تنگ راستہ کی طرف مجبور کر دو۔“ (صحیح مسلم، جلد سوم، حدیث 1164)

یعنی کی راستہ تنگ کرنے کا تو یہود و نصاریٰ کے لئے کہا گیا ہے اور ہم اس کے برعکس مسلمانوں کے لئے بھی راہیں مسدود کر رہے ہیں۔

اسلام میں ہے کہ راستہ کے اطراف چلنا خواتین کا حق ہے، حدیث میں ہے:” حضرت ابو اسید رضی اللہ عنہ سے ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے اور آپ ﷺ مسجد سے باہر تھے اور راستہ میں مردوں اور

www.ahnafmedia.com

عورتوں سے فرمایا پرے ہٹو راستہ کے درمیان میں چلنا تمہارا حق نہیں، تمہارے لیے راستوں کے کناروں پر چلنا ضروری ہے چنانچہ عورت پھر دیوار سے لگ کر چلتی تھی اس کا کپڑا دیوار کے کھردے پن کی وجہ سے دیوار میں اٹک جاتا تھا۔" (سنن ابوداؤد)

اب یہاں یہ بھی غور فرمایئے کہ ہم راستوں کی اطراف میں ان جگہوں پر کہ جہاں خواتین کے چلنے کا حکم ملتا ہے وہاں رکاوٹیں کھڑی کرکے کس قدر گنہگار ہوتے ہیں مگر ہمیں اس کو کوئی پرواہ نہیں، واضح رہے کہ راستہ سے تکلیف دہ چیزوں کا ہٹا دینا انسان کے بہتر خصائل میں شمار کیا جاتا ہے جس پر جنت کا مژدہ سنایا جارہا ہے۔

" عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ چالیس خصلتیں ہیں جن میں سب سے بہتر بکریوں کا کسی کو عطا کرنا ہے جو شخص ان میں سے کسی ایک خصلت پر بھی بغرض ثواب اور اللہ کے وعدے کو سچا سمجھ کر عمل کرے گا، تو اللہ اس کو جنت میں داخل کرے گا حسان کا بیان ہے کہ ہم بکری کے عطیہ کے علاوہ جن خصائل کا شمار کرسکے وہ یہ ہیں سلام کا جواب دینا چھینک کا جواب دینا راستہ سے تکلیف دہ چیزوں کا دور کردینا وغیرہ وغیرہ۔"

(صحیح بخاری، جلد اول، حدیث 2522)

"حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا سرراہ بیٹھنے سے پرہیز کرو صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے عرض کیا اے اللہ کے رسول ﷺ! ہمارے لئے راستوں میں بیٹھنے کے علاوہ کوئی چارہ نہیں کیونکہ ہم وہاں گفتگو کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اگر تم راستہ میں ہی بیٹھنا پسند کرتے ہو تو راستہ کا حق ادا کرو، صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے عرض کیا اس کا حق کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا نگاہ نیچی رکھنا تکلیف دہ چیز کو دور کرنا سلام کا جواب دینا نیکی کا حکم کرنا اور برائی سے روکنا۔" (صحیح مسلم، جلد سوم، حدیث 1151)

www.ahnafmedia.com

یہاں یہ بھی بتادیا گیاہے کہ راہ سے رکاوٹیں دور کرنے کے ساتھ ساتھ اگر آپ راستہ میں بیٹھیں تو اس کے بھی کچھ آداب اور حقوق ہیں مگر ہم اس پر بھی توجہ نہیں دیتے جو کہ کسی بھی طرح درست نہیں، بازاروں میں بیٹھنے والوں کو جہاں راستہ کی رکاوٹوں کا خیال رکھنا چاہئے وہیں راستہ کے حقوق بھی ادا کرنے چاہئیں، انسان کے حقوق و فرائض کی وضاحت کرتے ہوئے اسلام میں یہ بھی واضح کیا جاتا ہے کہ صدقہ انسان پر واجب ہے اور کس طرح واجب ہے اس کا بیان اس حدیث مبارک میں بڑی تفصیل کے ساتھ ملتا ہے: ”حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ انسان کے بدن کے جوڑ پر طلوع آفتاب کے ساتھ ایک صدقہ واجب ہو جاتا ہے دو آدمیوں میں انصاف و عدل کرا دینا صدقہ کسی آدمی کو اس کے سوار ہونے میں مدد دینا یا اس کی سواری پر اس کا مال و اسباب لاد دینا صدقہ ہے کسی سے اچھی بات کہنا صدقہ ہے اور ہر وہ قدم جو نماز کے لئے اٹھے صدقہ ہے اور تکلیف دینے والی چیز کو راستہ سے ہٹا دینا صدقہ ہے“ (صحیح بخاری، جلد دوم، حدیث256)

دوسروں کی مشکل آسان کرنے اور راستہ کی رکاوٹیں دور کرنے کے حوالہ سے اسلام میں متعدد مقامات پر بڑی وضاحت کے ساتھ بے شمار احکامات ملتے ہیں اور اسی طرح ان کی فضیلت بھی بیان کی جاتی ہے مگر افسوس کہ ہم ان احکامات سے یا تو واقف ہی نہیں یا پھر ہم خود ان کے منافی چلنا اپنا فرض اولین گردانتے ہوئے اپنی روش تبدیل کرنے کو تیار نہیں، یہ صورتحال بحیثیت محمدی ہمارے لئے لمحہ فکریہ ہے کہ بزبان خود تو رسول کریم ﷺ سے محبت کا اظہار واقرار کرتے ہیں مگر راستہ میں رکاوٹیں کھڑی کرنے کے حوالہ سے وہ آپ ﷺ کے حکم و ہدایت کو فراموش کر دیتے ہیں، سوچئے کہ اگر ہم آپ ﷺ کی واضح ہدایات کیے باوجود ان کے منافی عمل کریں گے تو ہم روز محشر کس منہ سے اپنے پیارے نبی ﷺ کا سامنا کریں گے۔

www.ahnafmedia.com

مسلمانوں کا عروج وزوال

......مولانا عبد السلام گڑنگی

موجودہ وقت میں جیسے جیسے دنیا ترقی کرتی جارہی ہے ویسے ہی اخلاقی اقدار کا معیار گرتا جارہا ہے۔ جس طرح آج کا انسان تہذیب و تمدن کی بنیادوں کو کھوکھلا کر رہا ہے اس سے یہ خطرہ موجود ہے کہ معاشرہ تباہی و بربادی کی گہری کھائی میں گر جائے گا۔ جس طرف بھی نگاہ دوڑایئے تو شرافت و اخلاق کا جنازہ نکالا جارہا ہے۔ فیشن کے نام پر عریانیت کو فروغ دیا جارہا ہے۔ تعلیم کے حصول کو مشکل بنانے کی سعی کی جارہی ہے۔ عشرت گاہوں کو آباد کیا جارہا ہے۔ مسلمانوں پر ظلم و ستم کے پہاڑ توڑے جارہے ہیں۔ عبادت گاہوں کو نذر آتش کیا جا رہا ہے۔ ہماری ماؤں اور بہنوں کی عصمت کو تار تار کیا جارہا ہے۔ آخر کیوں؟

کیا مسلمانوں کے اندر طاقت کا ذخیرہ ختم ہوگیا۔ کیا مسلمان صرف نام کا مسلمان رہ گیا۔ کیا مسلمان کا ضمیر مردہ ہوگیا، کیا مسلمانوں کے اندر ایمانی طاقت ناپید ہوگئی ہے۔ کیا ہم پھر سے جہالت کی زندگی گزار رہے ہیں؟ یہ بات ہرگز نہیں! البتہ اس کی ایک وجہ ہے کہ آج کے اس پرفتن دور میں ہم نے سب کچھ اس دار فانی (دنیا) کو سمجھ لیا ہے۔ امیر ہو یا غریب، حکمران ہوں یا عوام، مرد ہو یا عورت، بوڑھا ہو یا جوان سب نے اپنا مقصد دنیا کو سمجھ لیا ہے۔ افسوس کی بات ہے کہ آج مسلمانوں میں ایمان کی دولت کم اور مال کی دولت بہت زیادہ ہوگئی ہے اسی طرح آج ہم نے مخلوق کی محبت کو اپنے اوپر لازم کر دیا اور خالق کو یکسر فراموش کر دیا۔ جب کہ حقیقت حال یہ ہے کہ ایمانی قوت ہی مومن کا سب سے بڑا ہتھیار ہے اور اسی سے ہمیں دنیا و آخرت کی کامیابی ملے گی۔ مسلمان کی شان یہ ہے کہ اس کی نگاہ سے باطل تھر تھرا اٹھتا ہے اور

www.ahnafmedia.com

مسلمان کے قدم جہاں بھی پڑتے ہیں اخوت و محبت کے دریا رواں ہو جاتے ہیں۔ جب کہ حقیقت حال میں مسلمان کا ہر کردار غیروں کے لیے مشعل راہ ہے۔

اس لیے مسلمانوں ہوش میں آؤ، اپنے آپ کو پہچانو اور غیروں کو اپنے اخلاق و کردار سے اپنی طرف راغب کرو۔ مسجدوں کو آباد کرو، قرآن پاک کی تعلیمات کو عام کرو، نیک اعمال کرو، بداعمالیوں سے پرہیز کرو، اللہ تعالیٰ کے پیارے رسول ﷺ کی سنتوں پر خود بھی عمل کرو اور دوسروں کو بھی تلقین کرو۔ برائیوں سے بچو اور دوسروں کو بھی بچاؤ، غربا و مساکین کی اعانت کرو، یتیموں کے سر پر شفقت کا ہاتھ پھیرو، اللہ تعالیٰ اور اس کے بندوں کے حقوق ادا کرنے میں سستی سے کام نہ لو۔

امت کی رہنمائی کے لیے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں نے حق بات پہنچا دی ہے اور میں تمہارے درمیان دو چیزیں چھوڑ کے جا رہا ہوں۔ ایک کتاب اللہ دوسری سنت جو ان دو چیزوں کو تھامے رکھے گا وہ کبھی گمراہ نہ ہو گا۔ موجودہ دور میں مسلمانوں کے اخلاق و کردار کو دیکھ کر غیر تو کیا بلکہ مسلمان خود ایک دوسرے سے نفرت کا اظہار کرتے ہیں۔ اور ایک دوسرے کے جانی دشمن بن کہ رہ گئے ہیں جس کی وجہ سے مسلمان روز بروز پستی کا شکار ہوتے جا رہے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تمام مسلمان ایک جسم کی مانند ہیں۔ اگر جسم کے ایک حصہ کو تکلیف ہوتی ہے تو پورا جسم اس کی تکلیف کو محسوس کرتا ہے۔ لیکن آج مسلمانوں میں ایک دوسرے سے پیار محبت اور ہمدردی کا جذبہ ناپید ہوتا جا رہا ہے۔ جس کی بڑی وجہ والدین کی اپنے بچوں کی تربیت سے لاپرواہی ہے۔ موجودہ تعلیم یافتہ دور میں بچوں کو تعلیم کے ساتھ ساتھ وہ تربیت نہیں دی جا رہی جس تربیت کے ماحول کو وہ اپنا کر معاشرے میں ایک رول ماڈل پیش کر سکے۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سب سے اچھے انسان وہ ہیں جن کے اخلاق سب

www.ahnafmedia.com

سے اچھے ہوں۔ آج اس افرا تفری کے دور میں والدین کو بچوں کی طرف توجہ دینے کے لیے وقت ہی نہیں۔ اس ذمہ داری کو وہ سکول اور اساتذہ پر چھوڑ دیتے ہیں۔ جو سراسر غلط ہے۔

ماں کی گود بچے کی پہلی درس گاہ ہے، اس لیے اخلاق وآداب کا درس دینا اس کی ذمہ داری ہے اگر ماں خوش اخلاق ہے تو بچے بھی خود بخود خوش اخلاق ہو جائیں گے۔ مسلمان کے لیے خوش اخلاق ہونا ضروری ہے اس لیے کہ خوش اخلاق انسان ہر کسی کا دل جیت لیتا ہے۔ اسی طرح رسول اللہ ﷺ نے تین باتوں کی تاکید کی کہ عمل کرنے میں اخلاص موجود ہو۔ ہمیشہ کے لیے دوسرے مسلمان بھائیوں کے لیے خیر خواہی کا جذبہ موجود ہو، اور سب سے اہم بات یہ ہے کے آپس میں اتحاد ہو کیونکہ جس قوم میں اتحاد پایا جاتا ہے اس کی طرف کوئی بھی میلی آنکھ سے دیکھ نہیں سکتا۔

اگر ہم نے مندرجہ بالا باتوں پر عمل کرنے کی کوشش کی تو یہ ہمارے لیے باعث نجات ہے اور ہماری دنیا و آخرت سنورنے کی بشارت ہے۔ ورنہ اگر ہم عمل کرنے کے بجائے اسی راہ پر گامزن رہے تو ہماری تباہی و بربادی کے ذمہ دار ہم خود ہوں گے۔ پھر ہمارا کوئی پرسان حال نہ ہو گا۔

اور اسی طرح مسلمانوں پر ظلم و ستم کے پہاڑ توڑے جائیں گئے۔ مسلمانوں کے خون سے خدا کی زمین کو رنگین کیا جائے گا، مسجدوں کو نذر آتش کیا جائے گا، ماؤں بہنوں کی عصمت کو پامال کیا جائے گا اور ہم مسلمان صرف اور صرف تماشائی بن کے رہ جائیں گے۔

اس کو تباہی کہا جاتا ہے ترقی نہیں۔ اس کو مسلمانوں کا زوال کہا جاتا ہے عروج نہیں۔ اسی لیے مسلمانوں کی کامیابی کا راز صرف اس بات میں ہے کہ مسلمان اپنی تاریخ سے سبق سیکھے اور دین کے احکام پر عمل کرے۔

www.ahnafmedia.com

یہودی کیوں چھارہے ہیں؟؟

......محمد سلیم

اگرچہ اعداد و شمار تو مدتوں سے ہی چیخ چیخ کر حقائق بتلاتے رہے ہیں مگر بہت سے لوگ اس معاملہ کو اپنے ہی انداز اور پسند کے مطابق دیکھتے ہیں۔ اچھا آپ کو وہ زمانہ تو یاد ہی ہوگا ناں جب اس دنیا کے اکثر و بیشتر ملکوں پر مسلمانوں کی حکومت ہوا کرتی تھی۔ تو پھر ایسا کیوں ہوا کہ مسلمان اپنی یہ قدر و منزلت کھو بیٹھے؟ اور کیوں آج دنیا کے بیشتر نظام اور وسائل پر یہودی قابض ہیں؟

اکثر معلومات کا تعلق مستند مصادر ہے، عمومی طور پر مذکورہ اشخاص اور اداروں کے بارے میں ویکیپیڈیا پر صفحات موجود ہیں۔ حقیقتیں اعداد و شمار کے آئینے میں دنیا بھر میں یہودیوں کی کل تعداد 1 کروڑ 40 لاکھ، اور اس تعداد کی تقسیم مختلف ملکوں میں آباد کے لحاظ سے:

- امریکا میں 70 لاکھ۔
- ایشیائی ملکوں میں 50 لاکھ۔
- یورپ میں 20 لاکھ۔
- افریقی ملکوں میں 1 لاکھ۔

دنیا بھر میں مسلمانوں کی کل تعداد، 1 ارب 50 کروڑ، اس تعداد کی تقسیم مختلف ملکوں میں آباد کے لحاظ سے:

- امریکا میں 60 لاکھ۔
- ایشیا اور مشرق وسطی کے ملکوں اور ریاستوں میں کل تعداد 1 ارب
- یورپ میں 4 کروڑ 40 لاکھ۔

www.ahnafmedia.com

☼ افریقی ملکوں میں 40 کروڑ

اس دنیا کی 20 فیصد آبادی مسلمانوں کی ہے:

☼ دنیا میں ہر ایک ہندو کے مقابلے میں دو مسلمان ہیں۔

☼ دنیا میں ہر ایک بدھ مت شخص کے مقابلے میں دو مسلمان ہیں۔

☼ دنیا میں ہر ایک یہودی شخص کے مقابلے میں ایک سو سات مسلمان ہیں۔

اس کے باوجود بھی صرف 1 کروڑ 40 لاکھ یہودی ڈیڑھ ارب مسلمانوں سے زیادہ طاقتور ہیں۔ ایسا کیوں ہے؟ آئیے حقائق اور اعداد و شمار کو مزید پلٹتے ہیں۔

جدید تاریخ کے کچھ روشن نام:

☼ البرٹ آئن سٹائن: یہودی۔

☼ سیگمنڈ فرائڈ: یہودی۔

☼ کارل مارکس: یہودی۔

☼ پال سموئیلسن: یہودی۔

☼ ملٹن فریڈمین: یہودی۔

طب و جراحت کی اہم ایجادات:

☼ ٹیکہ لگانے والی سرنج اور سوئی کا مؤجد بنجمن روبن: یہودی۔

☼ پولیو کے علاج کا مؤجد جوناس سالک: یہودی۔

☼ خون کے کینسر (لوکیمیا) کے علاج کا مؤجد جیرٹرود ایلیون: یہودی۔

☼ یرقان کی تشخیص اور علاج کا مؤجد باروخ سموئیل بلومبرگ: یہودی۔

☼ بیکٹیریائی اور جنسی امراض کے علاج کا مؤجد پال اہرلیخ: یہودی۔

☼ متعدی امراض کے علاج کا مؤجد ایلی میچینکوف: یہودی۔

www.ahnafmedia.com

☼ غدود کے امراض اور ریسرچ کا اہم ترین نام اینڈریو شالی: یہودی۔

☼ نفسیاتی امراض میں ریسرچ کا اہم ترین نام ایرون بک: یہودی۔

☼ مانع حمل دواؤں کا مؤجد گریگوری بیکس: یہودی۔

☼ آنکھ اور اسکے نیٹ ورک میں ریسرچ کا اہم ترین نام جورج والڈ: یہودی۔

☼ کینسر کے علاج میں ریسرچ کا اہم ترین نام سٹینلی کو ہین: یہودی۔

☼ گردوں کی دھلائی کا مؤجد ولیم کلوف: یہودی۔

ایجادات جنہوں دنیا کو بدل کر رکھ دیا:

☼ کمپیوٹر کے سی پی یو کا مؤجد سٹینلی میزر: یہودی۔

☼ ایٹمی ری ایکٹر کا مؤجد لیوزیلنڈ: یہودی۔

☼ فائبر آپٹیکل شعاؤں کا مؤجد پیٹر شلز: یہودی۔

☼ ٹریفک سگنل لائٹس کا مؤجد چارلس ایڈلر: یہودی۔

☼ سٹینلیس سٹیل کا مؤجد (سٹینلیس سٹیل) بینو سٹراس: یہودی۔

☼ فلموں میں آواز کا مؤجد آیسادور کیسی: یہودی۔

☼ مائکروفون اور گراموفون کا مؤجد ایمائیل برلائیز: یہودی۔

☼ ویڈیو ریکارڈر (وی سی آر) کا مؤجد چارلس جینسبرگ: یہودی۔

مشہور مصنوعات اور برانڈ:

☼ پولو۔رالف لورین: یہودی۔

☼ لیوائس جینز۔لیوائی سٹراوس: یہودی۔

☼ سٹاربکس۔ہوارڈ شولتز: یہودی۔

☼ گوگل۔سرجی برین: یہودی۔

www.ahnafmedia.com

☼ ڈیل-مایکل ڈیل: یہودی۔

☼ اوریکل-لاري اليسون: یہودی۔

☼ باسکن اینڈ روبنز- ایرف روبنز: یہودی۔

☼ ڈانکن دونٹس-ویلیام روزینبرگ: یہودی۔

ملکی وعالمی سیاست کے اہم نام:

☼ ہنری کسنجر امریکی وزیر خارجہ : یہودی۔

☼ رچارڈ لیوین ییل یونیورسٹی کا سربراہ: یہودی۔

☼ ایلان جرینزپان امریکی ریزرو فیڈرل کا چیئر مین: یہودی۔

☼ میڈلین البرایٹ آمریکا کی وزیرِ خارجہ: یہودیہ۔

☼ جوزف لیبر مین امریکا کا مشہور سیاستدان: یہودی۔

☼ کاسپر وینبرگر امریکا کا وزیرِ خارجہ: یہودی۔

☼ میکسم لیٹوینوف سوویت یونین کا وزیر برائے امورِ خارجہ: یہودی۔

☼ دیویڈ مارشل سنگاپور کا وزیرِ اعظم: یہودی۔

☼ آیزک آیزک آسٹریلیا کا صدر: یہودی۔

☼ بنجامن ڈزرائیلی یونائیٹڈ کنگڈم کا وزیرِ اعظم: یہودی۔

☼ ییفیگینی بریماکوف روس کا وزیرِ اعظم: یہودی۔

☼ بیری گولڈ واٹر امریکا کا مشہور سیاستدان: یہودی۔

☼ جورج سمبایو پرتگال کا صدر: یہودی۔

☼ ہرب گرے کینیڈا کا نائب صدر: یہودی۔

☼ پییر مینڈس فرانس کا وزیرِ اعظم: یہودی۔

www.ahnafmedia.com

☼ مائیکل ہوارد برطانیہ کا وزیر مملکت: یہودی۔

☼ برونو کریسکی آسٹریا کا چانسلر: یہودی۔

☼ روبرٹ روبین امریکا کا وزیر خزانہ : یہودی۔

☼ جورج سوروس ہنگری اور امریکا معزز سرمایہ کار: یہودی۔

☼ وولٹر آئینبرگ سوشل ویلفیئر اور چیریٹی میں مشہور شخصیت: یہودی۔

میڈیا کے نمایاں نام:

☼ سی این این–وولف بلیٹزر: یہودی۔

☼ اے بی سی نیوز–برباراوالٹرز: یہودیہ۔

☼ واشنگٹن پوسٹ–یوجین میئر: یہودی۔

☼ ٹائم میگیزین–ہنری گرونوالڈ: یہودی۔

☼ واشنگٹن پوسٹ– کیتھرین گراہم: یہودیہ۔

☼ نیویارک ٹائمز–جوزف لیلیفیڈ: یہودی۔

☼ نیویارک ٹائمز– میکس فرینکل: یہودی۔

اوپر دیئے گئے نام محض چند مثالیں ہیں نا کہ مجموعی طور پر ان سارے یہودیوں کا ذکر جن کی ایجادات یا مصنوعات سے بنی نوع آدم کا اپنی زندگی میں پالا پڑتا ہے۔

کچھ اور حقائق:

آخری 105 سالوں میں، 1 کروڑ اور 40 لاکھ یہودیوں نے 180 نوبل پرائز حاصل کیے جبکہ اسی عرصہ میں ڈیڑھ ارب مسلمانوں نے صرف اور صرف 3 نوبل پرائز حاصل کیے۔اسی بات کو دوسری طرح لیتے ہیں: اوسطاً ہر 77778 یہودی (80 ہزار سے کم) کے حصہ میں ایک نوبل پرائز آیا جبکہ مسلمانوں میں ایک نوبل

www.ahnafmedia.com

پرائز ہر 50 کروڑ مسلمانوں کے پاس صرف ایک آیا۔یعنی یہودی اگر نوبل پرائز مسلمانوں جیسے تناسب سے حاصل کرتے تو ان کے پاس صرف 0.028 نوبل پرائز ہوتے (یعنی کہ ایک نوبل پرائز کا محض ایک تہائی حصہ)اگر مسلمانوں نے اس تناسب سے یہ انعام حاصل کیے ہوتے کہ جس تناسب سے یہودیوں نے حاصل کیے ہیں تو اس وقت مسلمانوں کے پاس 19286 نوبل پرائز ہوتے۔چند اور حقائق:

- تمام اسلامی ملکوں میں 500 یونیورسٹی ہیں۔
- جبکہ صرف امریکا میں 5758 یونیورسٹی ہیں۔
- اور انڈیا میں 8407 یونیورسٹی ہیں۔

کسی بھی اسلامی ملک کی یونیورسٹی کا نام دنیا کی پانچ سو (500) بہترین یونیورسٹیوں کی لسٹ میں شامل ہی نہیں ہے۔ جبکہ صرف اسرائیل کی 6 یونیورسٹی دنیا کی پانچ سو (500) بہترین یونیورسٹیوں کی لسٹ میں شامل ہیں۔

- مسیحی ملکوں میں پڑھے لکھے لوگوں کی شرح تناسب 90٪
- مسلمان ملکوں میں پڑھے لکھے لوگوں کی شرح تناسب 40٪
- مسیحی ملکوں میں 15 ملکوں میں خواندہ لوگوں کی شرح تناسب 100٪ ہے۔

مسلمان ملکوں میں ایسا کوئی ایک ملک بھی نہیں ہے جہاں پڑھے لکھے لوگوں کی شرح تناسب 100٪ ہو۔

- مسیحی ملکوں پرائمری تک تعلیم حاصل کرنے والوں کا تناسب 98٪ ہے۔
- مسلمان ملکوں پرائمری تک تعلیم حاصل کرنے والوں کا تناسب 50٪ ہے۔
- مسیحی ملکوں یونیورسٹی میں داخلے کا شرح تناسب 40٪ ہے۔
- مسلمان ملکوں یونیورسٹی میں داخلے کا شرح تناسب 2٪ ہے۔

نتیجہ خود اخذ کر لیجیے!!!

www.ahnafmedia.com

رُخِ قبلہ

.....بنت منظور احمد

عبادت اس وقت تک ثواب کے درجے کو نہیں پہنچتی جب تک نیت خالص نہ ہو، صرف اللہ پاک کی رضا کی خاطر کی گئی ہو نہ کہ لوگوں کے دکھاوے کیلیے کہ دیکھیں تو کہیں گے کہ جی یہ فلانی بڑی نیک ہے، فرض نمازیں بھی پڑھتی ہے اور نوافل کا اہتمام بھی کرتی ہے۔

بے شک اللہ تعالی دلوں کے بھید جاننے والے ہیں عبادت صرف یہ نہیں کہ قبلہ رخ میں نماز ادا کر دی جائے اور پھر دنیا کے شیطانی کاموں میں لگ جائے۔ مومن تو وہ ہے جو عبادت میں رخ قبلہ ہونے کے ساتھ ساتھ اپنے اخلاق، اقدار، طرز معاشرت غرضیکہ ہر کام جو روز مرہ زندگی میں گزرتے ہیں ان تمام کاموں کا رخ پھیر لے یعنی اللہ تعالیٰ کی طرف کر لے۔

نیک نیتی سے کام کرے جو ظاہر ہے، وہی باطن میں ہو، اور خود کو ہر برائی کے شر سے محفوظ رکھنے کی کوشش میں مصروف رہے۔

جو اپنی فکر نہیں کرتا تو اللہ رب العزت بھی اسے ڈھیل دیتے ہیں وہ ایسا سرکش ہو جاتا ہے اور اپنی اسی دنیا میں رہنا پسند کرتا ہے۔ لیکن جو اپنے راستے کے پتھر خود ہٹاتا ہے اپنے راستے کو صاف کرنے میں لگا رہتا ہے ایسا راستہ جو ایک بہترین منزل کی طرف لے جائے۔ تو اللہ رب العزت اس شخص کے اس کام میں اتنی برکت عطا فرماتے ہیں کہ اس کی دنیا و آخرت دونوں سنور جاتی ہے۔ اللہ پاک اس کے راستے میں وسعت اور آسانی پیدا فرما دیتے ہیں، پھر اسے دنیا کی مصیبت بڑی نہیں لگتی اور کوئی غم پریشان نہیں کرتا۔

www.ahnafmedia.com

جس نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک سنتوں کو اپنایا، جس نے سجدے میں رخ سیدھا رکھنے کے ساتھ اپنی زندگی کا رخ بدلا اس نے فلاح و کامیابی حاصل کرلی۔

زندگی ایک ایسا سفر ہے جس میں اگر مسافروں کے رخ سیدھے ہوں تو وہ بآسانی اپنی پیاری منزل یعنی رضا ابدی کو پہنچ جائیں گے اور انہیں موت کے وقت گھبراہٹ کے بجائے خوشی حاصل ہوگی، اور اگر مسافروں کے رخ سیدھے نہ ہوئے تو وہ بھٹکتے ہوئے موت تک پہنچیں گے اور موت کے وقت گھبراہٹ اور پریشانی سے ان کا جسم پسینے سے شرابور ہوگا۔

کوئی بھی کام ہو دینی یا دنیاوی۔ ایک بار اسے کرتے وقت ضرور سوچ لینا چاہیے بلکہ اپنے دل سے مشورہ کرلینا چاہیے کہ اس کام کے کرنے سے میرا اللہ مجھ سے راضی ہوگا یا ناراض؟

یاد رکھیں! رب تعالیٰ کی رضا ہی دلوں کو اطمینان دیتی ہے۔ ہر حال میں اللہ کریم کا خوف شامل حال رہنا چاہیے کیونکہ وہ ہمیں ہر جگہ دیکھ رہا ہے، بلکہ ہمارے دلوں میں بسنے والی ہماری نیتیں بھی جان رہا ہے۔

نیک کام کا ارادہ ضرور کرو کیونکہ اس کے ارادے میں بھی اللہ پاک نے اجر و ثواب رکھا ہے اور غلط کام کے ارادے کو سو بار سوچو۔

نیک لوگوں سے تعلق استوار رکھو اور برائی میں دھنسے لوگوں سے کنارہ کرو کیونکہ ایسے لوگ تمہاری پچھلی نیکیوں کو بھی برباد کرادیتے ہیں۔

اللہ پاک کے احکام اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقے کو ہمیشہ مد نظر رکھو اپنے دل و دماغ کو سچائی اور حق کی طرف گامزن رکھو۔ اپنے دل کا رخ قبلہ درست رکھو۔ دنیا بھی اچھی گزرے گی اور آخرت بھی۔

www.ahnafmedia.com

نکتہ نظر

✍......لبینہ نیاز

اس نے اپنے مطالعے کے کمرے میں قلم اٹھایا اور ایک کاغذ پر لکھا:

☼ گزشتہ سال میں، میرا آپریشن ہوا اور پتا نکال دیا گیا، بڑھاپے میں ہونے والے اس آپریشن کی وجہ سے مجھے کئی ہفتے تک بستر کا ہو کر رہنا پڑا۔

☼ اسی سال میں ہی میری عمر ساٹھ سال ہوئی اور مجھے اپنی پسندیدہ اوراہم ترین ملازمت سے سبکدوش ہونا پرا۔ میں نے نشرو اشاعت کے اس ادارے میں اپنی زندگی کے تیس قیمتی سال گزارے تھے۔

☼ اسی سال ہی مجھے اپنے والد صاحب کی وفات کا صدمہ اٹھانا پڑا۔

☼ اسی سال میں ہی میرا بیٹا اپنے میڈیکل کے امتحان میں فیل ہو گیا، وجہ اس کی کار کا حادثہ تھا جس میں زخمی ہو کر اُسے کئی ماہ تک پلستر کرا کر گھر میں رہنا پڑا، کار کا تباہ ہو جانا علیحدہ سے نقصان تھا۔

صفحے کے نیچے اس نے لکھا: آہ، کیا ہی برا سال تھا یہ!!!

مصنف کی بیوی کمرے میں داخل ہوئی تو دیکھا کہ اُس کا خاوند غمزدہ چہرے کے ساتھ خاموش بیٹھا خلاؤں کو گھور رہا تھا۔ اُس نے خاوند کی پشت کے پیچھے کھڑے کھڑے ہی کاغذ پر یہ سب کچھ لکھا دیکھ لیا۔ خاوند کو اُس کے حال میں چھوڑ کر خاموشی سے باہر نکل گئی۔ کچھ دیر کے بعد واپس اسی کمرے میں لوٹی تو اس نے ایک کاغذ تھام رکھا جسے لا کر اُس نے خاموشی سے خاوند کے لکھے کاغذ کے برابر میں رکھ دیا۔ خاوند نے کاغذ کو دیکھا تو اس پر لکھا تھا۔

✪ اس گزشتہ سال میں آخر کار مجھے اپنے پتے کے درد سے نجات مل گئی جس سے

www.ahnafmedia.com

میں سالوں کرب میں مبتلا رہا تھا۔

- ✪ میں اپنی پوری صحت مندی اور سلامتی کے ساتھ ساٹھ سال کا ہو گیا۔
- ✪ سالوں کی ریاضت کے بعد مجھے اپنی ملازمت سے ریٹائرمنٹ ملی ہے تو میں مکمل یکسوئی اور راحت کے ساتھ اپنے وقت کو کچھ بہتر لکھنے کیلئے استعمال کر سکوں گا۔
- ✪ اسی سال ہی میرے والد صاحب پچاسی سال کی عمر میں بغیر کسی پر بوجھ بنے اور بغیر کسی بڑی تکلیف اور درد کے آرام کے ساتھ اپنے خالق حقیقی سے جا ملے۔
- ✪ اسی سال ہی اللہ تعالیٰ نے میرے بیٹے کو ایک نئی زندگی عطا فرما دی اور ایسے حادثے میں جس میں فولادی کار تباہ ہو گئی تھی مگر میرا بیٹا کسی معذوری سے بچ کر زندہ و سلامت رہا۔

آخر میں مصنف کی بیوی نے یہ فقرہ لکھ کر تحریر مکمل کی تھی کہ: واہ ایسا سال، جسے اللہ نے رحمت بنا کر بھیجا اور بخیر و خوبی گزرا۔

ملاحظہ کیجیئے: بالکل وہی حوادث اور بالکل وہی احوال لیکن ایک مختلف نکتہ نظر سے بالکل اسی طرح اگر، جو کچھ ہو گزرا ہے، اسے اس نکتہ نظر سے دیکھا جائے جو اس کے برعکس ہوتا تو، ہم اللہ تعالیٰ کی نعمتوں پر شاکر بن جائیں گے۔

اگر ہم بظاہر کچھ کھو بیٹھے اسے مثبت زاویے سے دیکھیں تو ہمیں جو کچھ عطا ہوا وہ بہتر نظر آنا شروع ہو جائے گا۔

اللہ تبارک و تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے: وَإِنَّ رَبَّكَ لَذُو فَضْلٍ عَلَى النَّاسِ وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَهُمْ لَا يَشْكُرُونَ ۔

"اور بے شک تیرا رب تو لوگوں پر فضل کرتا ہے لیکن ان میں سے اکثر شکر نہیں کرتے۔" (سورۃ النمل-73)

www.ahnafmedia.com

حجاب عورت کی پاکدامنی کا ضامن

✍......فرحین ریاض

کل رات میرے موبائل میں ایک میسج آیا کہ کسی نو مسلم نے کسی مسلم سے پوچھا: کہ تمہارے ملک میں عورتیں پردہ کیوں کرتی ہیں جواب میں مسلم نے ایک دکان سے دو چاکلیٹ لیں ایک کا ریپر نکال کر دونوں کو زمین پر پھینک دیا اور اس سے کہا کہ ایک چاکلیٹ اٹھاؤ، نو مسلم نے ریپر والی چاکلیٹ اٹھالی مسلم نے پوچھا کہ تم نے پیک والی چاکلیٹ کیوں اٹھائی ؟ تو وہ بولا کیونکہ دوسری والی مٹی کی وجہ سے گندی ہو گئی تھی تو مسلم بولا بس اسی لیے ہمارے مذہب کی عورتیں دنیا کی گندی نظروں سے بچنے کے لیے پردہ کرتی ہیں ،اگر ہم تاریخ کا مطالعہ کریں تو ہمیں باخوبی اندازا ہوتا ہے کہ اسلام سے قبل زمانہ جاہلیت میں عربوں کا معاشرہ ستر و حجاب سے خالی نظر آتا ہے عورتوں میں نمائش حسنِ نزاکت عام تھی ،اپنی ذات کو فیشنسے پرُ کر لینا، اس میں کوئی عیب نہیں سمجھا جاتا تھا، مگر جب دُنیا کے اندر مذہبِ اسلام نے اپنا مقدس و پاکیزہ قدم رکھا تو تمام برائیاں ختم کر دیں اور پردے کو عورت کے حق میں لازم قرار دیدیا تاکہ معاشرے میں بے ادبی، بے شرمی و بے حیائی نہ پھیلے، اور معاشرہ صاف ستھرا رہے۔

نبی کریم کا ارشادِ گرامی ہے کہ ہر دین کا کوئی امتیازی وصف ہے اور دین اسلام کا امتیازی وصف حیاء ہے ”دوپٹہ عورت کی عزت ہوتا ہے، اگر عورت خود اِس کو اپنے سر سے اتار دے تو پھر کوئی مرد اُسے عزت کی نگاہ سے کیسے دیکھے گا“ یہ بات بھی ہمیں سمجھ لینی چاہئے کہ قرآن و حدیث کی اصطلاح میں حیاء کا مفہوم بہت وسیع ہے، حضور پاک ؐ نے فرمایا کہ ” حیائیء اور ایمان دونوں ساتھ ساتھ ہوتے ہیں، ان میں سے اگر ایک بھی اُٹھ جائے تو دوسرا خود بخود اُٹھ جاتا ہے یعنی ایمان و حیاء لازم و ملزوم ہیں“

www.ahnafmedia.com

یہ حکمِ ربی ہے کہ جب ہم نے کلمہ پڑھ لیا اطاعت کا وعدہ کر لیا اس کی بجا آوری کے لئے ضروری ہے کہ کوئی وجہ وضاحت مانگے بغیر سر تسلیم خم کریں اور اُس پر عمل کریں سب سے بڑی وجہ جب عورت پردے میں ہوتی ہے تو کوئی بھی انسان اُس پر بری نظر نہیں ڈالتا کیونکہ آگے پردے کی دیوار ہے، گویا پردہ ایک قلعہ ہے لہذا باپردہ خواتین بلا جھجک ضرورتِ زندگی کے کام آرام وسکون سے انجام دے سکتی ہیں مطلب کہ عورت کا پردہ اُس کا محافظ ہے عورت کا دائرہ کار اُس کا گھر ہے مگر ضرورت کے لئے باہر نکلنا پڑتا ہے اور جب یہ اللہ کا حکم ہے اور ہم اُس کے بندے ہیں تو اس میں قیل و قال کی ضرورت ہی نہیں پڑتی اسلام میں چہرے اور ہاتھ کے پردے میں تھوڑی رعایت دی ہے لیکن اگر عورت چہرے اور ہاتھوں کا پردہ کا اہتمام کرے تو یہ افضل ہے زمانہِ قدیم سے ہی حجاب مشرقی روایت و جذبات کا عکاس رہا ہے، بلکہ یہ کہنا بے جا نہ ہو گا کہ مشرق کو جو چیز مغرب سے ممتاز کرتی ہے وہ حجاب کا استعمال ہے۔

لیلیٰ احمد ایک امریکی مسلم ہے ” women and gender in islam کی مصنفہ ہیں اپنی کتاب میں انھوں نے حجاب و نقاب کی اہمیت و افادیت کو اُجاگر کیا ہے، امریکہ میں خواتین کو لباس پہننے کی مکمل آزادی ہے لیلیٰ نقاب کا اہتمام کرتی ہیں اور اس ضمن میں ان کے خیالات بہت متوازن ہیں یہ حقیقت اب عیاں ہو چکی ہے کہ امریکہ میں اسلام دشمنی کے باوجود اسلام تیزی سے پھیل رہا ہے۔ احکامِ حجاب نہ صرف مرد خواتین کی معاشرتی حدود کا تعین کرتے ہیں بلکہ اسکی وسعت وسوچ کی پاکیزگی سے لیکر مرد وعورت کے دائرہ عمل سمیت معاشرتی زندگی کے بیشتر حصوں کا احاطہ کرتا ہے ۔

عورت پردے کے بغیر ایک کھلی کتاب ہوتی ہے کہ آؤ اور مجھے پڑھ لو، جب کہ پردہ دار خواتین ایک بند کتاب ہوتی ہیں عورت کو کم سے کم اپنی شخصیت پر اتنا تو اختیار ہونا چاہیے کہ کوئی اُس پر بری نظر ڈال کر اُس کی توہین نہ کرے، اس کا جواب لوگ یہ

www.ahnafmedia.com

دے سکتے ہیں کہ بھئی باہر ہی نہ نکلے عورت اگر ایسا ہی مسئلہ ہے تو؟ مگر بہت سی ضرورتِ زندگی کے لئے عورت کو باہر نکلنا پڑھتا ہے اس کا بہترین حل یہ ہے کہ عورت پردے میں نکلے، پردے میں ہماری عزت و وقار میں اضافہ ہوتا ہے کوئی شخص رکیک جملہ کسنے کی گستاخی نہیں کرتا، بہت سے لوگ تو احتراماً جگہ دے دیتے ہیں، جب ہم پردے میں باہر نکلتے ہیں تو بہت سی بُری نظر سے بچ جاتے ہیں، اللہ تعالیٰ نے پردہ ہمارے لئے جیسے ایک نعمت رکھی ہے، ہم پھر بے پردہ ہو کر کیوں اپنی عصمت کو داؤ پر لگائیں پردہ ہی تو ہے جو آج کی عورت کے لئے شرم و حیا کی علامت ہے، جلال و احترام کی چادر، حسن و جمال کا سب سے خوبصورت تاج اور ادب و کمال کی سب سے بڑی دلیل ہے اور اللہ کی طرف سے تحفہِ عظیم ہے، ہم پردے میں ہی اپنی زینت چھپا سکتے ہیں زمانے اور شر پسند لوگوں کی نظروں سے بچ سکتے ہیں، بے پردگی نے عورت کی عزت و عصمت کو اس طرح برباد کر دیا ہے کہ پارسائی اور پاکدامنی کا لفظ بے معنیٰ ہو کر رہ گیا ہے۔

عورت کی پاکدامنی کا تاج حجاب، عورت کی خوبصورتی حیاء میں ہے عورت کی عزت و وقار پاکدامنی میں ہے، عورت کا رتبہ بلند اخلاق میں ہے، عورت کا تحفظ پردے میں ہے. پردے کا مقصد خواتین کو غلامی کی زنجیروں میں جکڑنا یا اُن کی تمناؤں کا خون کرنا نہیں ہے بلکہ اُس کو عزت و عصمت و عظمت کی دولت سے نوازنا ہے اور مردوں کو بے خیالات و جذبات سے بچانا ہے، اسلام نے معاشرے کی اصلاح اور برائی اور بے حیائی کی روک تھام کے لئے بہترین اور جامع نظام مسلمانوں کو دیا ہے مگر بدقسمتی سے ہمارے معاشرے میں اس کی کوئی چھلک نظر نہیں آرہی آج کہا جاتا ہے کہ دنیا ترقی کر رہی ہے کیا عورت کے بن سنور کر نمائش کرنا، فیشن کا مظاہرہ کرنا یہ ترقی ہے،؟ مغربی طرز کے کپڑے پہن کر پارکوں، گلیوں اور بازاروں میں پھرنا

www.ahnafmedia.com

اسکول و کالجوں میں پھرنا یہ کون سی ترقی کی مثال ہے ؟۔ جلدی امراض کے ماہر ڈاکٹر کا کہنا ہے کہ عورت کے چہرے کی جلد نقاب میں ہونے کی وجہ سے مختلف بیماریوں سے محفوظ ہو جاتی ہیں نقاب کی بدولت ہم سورج کی مضر شعاعوں سے محفوظ رہتے ہیں اس کی وجہ سی ہمارے چہرے پر جھریاں نہیں پڑتیں اور نہ ہی ہماری جلد خشک اور سخت ہوتی ہے سورج کی حدت سے بچنے کی وجہ سے ہماری جلد ملائم اور خوبصورت ہو جاتی ہے ماہرِ امراضِ جلد کا کہنا ہے کہ جلد کے سب سے نقصان دہ امراض سرطان (جلد کا کینسر) سے متعلق ہیں اور بہت سی بیماریاں ہیں ، خواہ وہ بیکٹیریل ہوں یا وائرلان بیماریوں سے بچنے کے لئے صبح ۹ سے شام ۴ بجے تک دھوپ کے مضر اثرات سے بچاؤ ممکن بنائیں، اگر ضرورتاً باہر نکلیں تو اپنے آپ کو اچھی طرح ڈھانپ کر نکلیں۔

فیشن پرستی اور بے حیائی کی لعنت نے اخلاقی قدروں کے زوال کو اور سسکتی ہوئی انسانیت کے حالت، زار کو بہت نمایاں کر دیا ہے، حیاء انسان کا وہ فطری وصف ہے جس سے اُس کی بہت سی اخلاقی خوبیوں کی پرورش ہوتی ہے اللہ کی لعنت ہے اُن عورتوں پہ جو لباس پہن کر بھی بے لباس نظر آتی ہیں، مغربی تہذیب نے ان کے فکر و شعور پر اپنا قبضہ جمالیا ہے۔ دنیا میں کثیر تعداد میں عورتیں ہیں مگر پردہ صرف ”مسلمان عورت“ ہی کرتی ہے یعنی ہمیشہ عزت والی چیزوں کو ہی پردے میں رکھا جاتا ہے ، حجاب مسلم معاشرے میں پاکیزگی، فروغ اور حیاء و تقدس کے تحفظ کا ذریعہ ہے اسلام نے در حقیقت عورت کو نگینے اور آبگینے جیسی حساس اور نازک طبع اور قیمتی چیز سے تشبیہ دی حجاب کے احکامات عورت کے لئے تحفہ کا درجہ رکھتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: ” اے نبی کی بیویوں اور مومن عورتوں! جب تم باہر نکلا کرو تو اپنے چادر کا پلو سر پر ڈال لیا کرو، تا کہ پہچانی جاؤ اور نہ ستائی جاؤ“ پردہ تو ہم اپنے رب کی اطاعت کی وجہ سے کرتے ہیں باقی سب تو اُس کی برکات ہیں۔

www.ahnafmedia.com

ٹیکسی ڈرائیور

……مولانا محمد علی ڈیروی

رات بارہ بجے کا وقت تھا عامر ٹیکسی کی تلاش میں باہر روڈ پر کھڑا تھا، دور سے آتی ٹیکسی کی لائٹوں نے عامر کو اپنی طرف متوجہ کیا۔ عامر نے ہاتھ کے اشارہ سے گاڑی کو رکنے کا کہا۔ بابا جی! ریلوے اسٹیشن جانا ہے, کتنے پیسے لیں گے ؟ عامر نے پوچھا۔

150 روپے دے دینا بیٹا آپ! ٹیکسی والے بابا جی نے جواب دیا، عامر نے کہا ٹھیک ہے چلو!

وہ فرنٹ سیٹ پر بیٹھ گیا ٹیکسی چلتی ہوئی گلی کے نکڑ پر پہنچی تو عامر نے رکنے کا اشارہ کیا ٹیکسی رکتے ہی عامر نیچے اترا، سامنے والے گھر کا گیٹ کھلا وہاں سے ایک لڑکی باہر آئی اس کے پاس ایک ہینڈ بیگ تھا عامر اس لڑکی کو ساتھ لے کر آیا وہ دونوں ٹیکسی میں بیٹھ گئے اور ڈرائیور کو چلنے کا اشارہ کیا۔

ٹیکسی روڈ پر دوڑ رہی تھی اور عامر اس لڑکی کے ساتھ پچھلی سیٹ پر بیٹھ کر گپیں ہانک رہا تھا۔ لڑکی خوفزدہ اور بجھے چہرے کے ساتھ اس کی باتوں کا جواب دے رہی تھی۔ عامر نے پوچھا بیگ میں کیا کیا ڈال کر لائی ہو؟ گھر سے زیور اور نقدی جو بھی ہاتھ لگی ہے سب لے کر آئی ہوں۔ لڑکی نے جواب دیا۔ عامر نے ہنستے ہوئے اس کے ہاتھ پر ہاتھ مارا اور کہا بہت خوب۔

ڈرائیور ان کی ساری باتیں غور سے سن رہا تھا چلتے چلتے ٹیکسی اسٹیشن پر رکی تو عامر نے کہا: بابا جی! میں ٹرین کا پتہ کرلوں آپ میرا انتظار کریں۔ ٹھیک ہے بیٹا! جلدی آنا۔ ڈرائیور نے جواب دیا۔

ڈرائیور نے لڑکی سے پوچھا: بیٹی! میں نے آپ کی ساری باتیں سنی ہیں مجھے

www.ahnafmedia.com

لگتا ہے کہ آپ اس لڑکے ساتھ بھاگ کر کہیں جا رہی ہیں۔ پہلے تو لڑکی پریشان بھی ہوئی اور خاموش بھی، لیکن پھر ڈرائیور نے اس کی پریشانی کو بھانپتے ہوئے مزید کہا: بیٹی! دیکھو آپ کا یہ قدم آپ کے والدین کو معاشرے میں جینے کا نہیں چھوڑے گا۔ آپ کے بھائی اپنے دوستوں میں رشتہ داروں میں اپنے گلی محلے کو لوگوں میں ساری زندگی شرمسار رہیں گے سر اٹھا کر جینے کے قابل نہیں رہیں گے۔ خدا کا خوف کرو، اپنے باپ اور بھائیوں کی عزت کا خیال کرو۔ میں خود دو بیٹیوں کا باپ ہوں آپ میری بات کو سمجھو اور اپنے فیصلے پر غور کرو۔ والدین کو اولاد کے غلط فیصلے موت سے پہلے مار دیتے ہیں۔ لڑکی پر ڈرائیور کی باتوں کا کچھ اثر ہوا تو کہنے لگی: بابا جی! اب تو میں گھر سے نکل آئی ہوں، اب تو واپسی مشکل ہے اگر واپس گئی تو میرے بھائی میرا قیمہ بنا دیں گے، ڈرائیور نے کہا بیٹی! ابھی تک آپ کا بھی کچھ نہیں بگڑا اور نہ ہی آپ کے بھائیوں کی عزت خراب ہوئی ہے۔

کیونکہ رات کا وقت ہے ہر کوئی سو رہا ہے آپ کے گھر سے باہر آنے کا کسی کو علم نہیں ہے ،میں آپ کو آپ کے گھر واپس چھوڑ دیتا ہوں اور میں آپ کے گھر کے باہر اس وقت تک رکوں گا جب تک میں اطمینان نہ کرلوں کہ اب آپ آرام سے اپنی چارپائی پر سو چکی ہیں، اگر آپ کے گھر والوں کو آپ کے باہر جانے کا علم ہو چکا ہو گا تو میں آپ سے وعدہ کرتا ہوں کہ میں آپ کے پورے معاملہ سلجھائے بغیر وہاں سے نہیں جاؤں گا۔

لڑکی نے واپس گھر جانے کی حامی بھر لی ڈرائیور نے واپسی کے لیے ٹیکسی موڑی تو سامنے سے عامر ٹکٹ لے کر آتا دکھائی دیا لیکن عامر کے پہنچنے سے پہلے ڈرائیور ٹیکسی کو موڑ کر روڈ پر دوڑا چکا تھا۔

واپس آتے ہوئے ڈرائیور لڑکی سے کہہ رہا تھا: بیٹی! میں آپ کو ایک نصیحت

www.ahnafmedia.com

کرتا ہوں کہ یہ موبائل اپنے پاس مت رکھو۔ لڑکی جوان ہو، کنواری ہو، اس کا کیا کام ہے کہ وہ موبائل رکھے، بیٹی جب سے یہ موبائل والی لعنت آئی ہے بے شمار گھر اجڑتے دیکھے ہیں اور جب تک آپ کے پاس موبائل ہو گا وہ لڑکا آپ سے پھر رابطہ کرنے کی کوشش کرے گا۔

لڑکی نے کہا: بابا جی! آپ کی بات بالکل درست ہے، اسی موبائل سے ہی میرا عامر سے رابطہ ہوا اور اسی کی وجہ سے آج میں یہ قدم اٹھا چکی تھی، میں آپ سے وعدہ کرتی ہوں کہ میں اب اپنے پاس موبائل نہیں رکھوں گی۔ لڑکی نے فوراً سم موبائل سے نکال کر توڑ دی اور موبائل چلتی گاڑی سے روڈ پر پھینک کر توڑ ڈالا۔

گاڑی کے شیشوں سے لڑکی کی نظریں اپنے مکان پر پڑیں تو کافی پریشان ہو گئی۔ ڈرائیور نے کہا: بیٹی آپ اطمینان سے گھر جائیں آپ کو جس رب نے ایک گناہ سے بچا کر واپس گھر لوٹایا ہے وہ رب انشاء اللہ یہاں بھی آپ کی مدد کرے گا۔ جب تک مجھے اطمینان نہیں ہو گا کہ آپ اب بالکل کسی بھی خطرے میں نہیں ہیں۔ میں اس وقت تک یہاں رہوں گا۔

لڑکی نے آہستہ سے ٹیکسی کا گیٹ کھولا اور بوجھل قدموں کے ساتھ اپنے گھر کے گیٹ کی طرف بڑھنے لگی گیٹ پر پہنچ کر دیکھا کہ گھر کا گیٹ اسی طرح کھلا ہوا تھا جس طرح وہ چھوڑ کر گئی تھی اب اس کو کچھ اطمینان ہوا کہ ابھی تک میرے گھر والے میرے سارے معاملے سے بے خبر ہیں۔ چپکے سے گھر میں داخل ہوئی اپنے کمرے میں جا کر اپنا ہینڈ بیگ رکھا اور آہستہ سے اپنی چارپائی پر لیٹ گئی۔ تھوڑی دیر انتظار کرنے کے بعد ٹیکسی ڈرائیور مطمئن ہو گیا کہ لڑکی سو چکی ہو گی اس نے ٹیکسی اپنے گھر کی طرف موڑ لی اور ادھر لڑکی دل ہی دل میں ٹیکسی ڈرائیور کا شکریہ بھی ادا کر رہی تھی اور اپنے کیے پر نادم بھی۔

www.ahnafmedia.com

نجات نامہ

✍......ام حمزہ، سرگودھا

المعید:

گم شدہ شخص کو واپس بلانے کے لیے جب گھر کے سب افراد سو جائیں تو گھر کے چاروں کونوں میں ستر ستر مرتبہ یا معید پڑھے انشاء اللہ سات روز میں واپس آجائے گا یا پتہ چل جائے گا۔

المحیی:

جو شخص بیمار ہو وہ بکثرت المحیی کا ورد رکھے یا کسی دوسرے بیمار پر دم کرے تو انشاء اللہ صحت یاب ہو جائے جو شخص 89 مرتبہ المحیی پڑھ کر اپنے اوپر دم کرے وہ ہر طرح کی قید و بند سے انشاء اللہ محفوظ رہے گا۔

الممیت:

جس شخص کا نفس اس کے قابو میں نہ ہو وہ سوتے وقت سینہ پر ہاتھ رکھ کر الممیت پڑھتے پڑھتے سو جائے تو انشاء اللہ اس کا نفس مطیع ہو جائے گا۔

الحیّ:

جو شخص روزانہ تین ہزار مرتبہ الحی کا ورد رکھے گا وہ انشاء اللہ کبھی بیمار نہ ہو گا جو شخص اس اسم کو چینی کے برتن پر مشک اور گلاب سے لکھ کر شیریں پانی سے دھو کر پیئے یا کسی دوسرے مریض کو پلائے انشاء اللہ شفاء کامل نصیب ہو۔

القیوم:

جو شخص کثرت سے القیوم کا ورد رکھے انشاء اللہ لوگوں میں اس کی عزت اور ساکھ زیادہ ہو اور تنہائی میں بیٹھ کر ورد کرے تو انشاء اللہ خوشحال ہو جائے جو شخص صبح کی

www.ahnafmedia.com

نماز کے بعد سے سورج نکلنے تک یا حی یا قیوم کا ورد کیا کرے انشاءاللہ اس کی سستی کاہلی دور ہو جائے۔

الواجد:

جو شخص کھانا کھاتے وقت یاواجد کا ورد رکھے غذا اس کے قلب کی طاقت و قوت اور نورانیت کا باعث ہو۔

الماجد:

جو شخص تنہائی میں یاماجد اس قدر پڑھے کہ بے خود ہو جائے تو انشاءاللہ اس کے قلب پر انوار الہیہ ظاہر ہونے لگیں گے۔

الواحدالاحد:

جو شخص روزانہ ایک ہزار مرتبہ الواحد الاحد پڑھا کرے اس کے دل سے انشاءاللہ مخلوق کی محبت اور خوف جاتا رہے گا جس شخص کی اولاد نہ ہوتی ہو وہ اس اسم کو لکھ کر اپنے پاس رکھے انشاءاللہ اس کو اولاد صالح نصیب ہو گی۔

الصمد:

جو شخص سحری کے وقت سجدہ میں سر رکھ کر 115 یا125 مرتبہ اس اسم کو پڑھے انشاءاللہ ظاہری و باطنی سچائی نصیب ہو اور جو شخص باوضو اس اسم کا ورد جاری رکھے وہ انشاءاللہ مخلوق سے بے نیاز ہو جائے۔

القادر:

جو شخص دو رکعت نماز پڑھ کر سو مرتبہ القادر پڑھے گا اللہ تعالی اس کے دشمنوں کو ذلیل ورسوا فرمادیں گے (اگر وہ حق پر ہو گا) اگر کسی شخص کو کوئی دشوار کام یا کسی کام میں دشواری پیش آجائے تو اکتالیس بار یا قادر پڑھے انشاءاللہ وہ دشواری دور ہو جائے گی۔

www.ahnafmedia.com

مونگ پھلی

✍......اہلیہ مفتی شبیر احمد

سردیوں میں سورج غروب ہوتے ہی فضا میں ٹن ٹن کی مخصوص آواز گنگناتی ہے اور اس کے ساتھ ہی مٹی میں بھونی جانے والی مونگ پھلی کی مہک ہمیں اپنی جانب کھینچنے لگتی ہے۔ سچ ہے کہ سردی کے موسم میں گرما گرم مونگ پھلی کھانے کا اپنا ہی مزہ ہے۔ اسے دیکھ کر کھائے بنا رہا نہیں جاتا اور کیوں نہ کھائیں، یہ صحت کے لئے انتہائی مفید بھی تو ہے۔

مونگ پھلی ایک پھلی دار پودا ہے لیکن غذائیت کی وجہ سے اسے خشک میوؤں میں شمار کیا جاتا ہے۔ مونگ پھلی چکنائی سے بھرپور ہوتی ہے، اسی وجہ سے اس کا تیل بھی نکالا جاتا ہے۔ مونگ پھلی کو مختلف ڈبل روٹیوں، بن، کیک، میٹھوں اور سوپ سمیت کئی دیگر کھانوں میں استعمال کیا جاتا ہے۔

مونگ پھلی کو غریبوں کا بادام کہا جاتا ہے۔ اپنے گوناں گو فوائد کی وجہ سے اسے مکمل خوراک قرار دیا جاتا ہے۔ اس میں 28 فیصد تک لحمیات پائے جاتے ہیں جب کہ اس میں فیبٹ تھایامائن، نیاسن، فولاد، وٹامن ای، ڈی، کے اور بی 6، فولیٹ، کیلشیم، جست اور مفید غیر تکسیدی اجزاء پائے جاتے ہیں۔

مونگ پھلی میں پائے جانے والے غیر تکسیدی اجزاء غذائیت کے اعتبار سے سیب، چقندر اور گاجر سے زیادہ طاقتور ہوتے ہیں۔ یہ غیر تکسیدی اجزاء نہ صرف جلد کی خشکی دُور کرتے ہیں بلکہ ہونٹوں کو گلابی کرنے میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ اس کا وٹامن ڈی ہڈیاں اور دانت مضبوط بنا کر انہیں بیماریوں سے دُور رکھتا ہے۔ مونگ پھلی میں موجود وٹامن سی سرطان کے خلاف لڑنے کی بھرپور صلاحیت رکھتا ہے۔ قدرتی

www.ahnafmedia.com

فولاد خون کے نئے خلیات بنانے میں اہم کردار ادا کرتا ہے۔100 گرام کچی مونگ پھلی میں ایک کلو دودھ کے برابر لحمیات ہوتے ہیں۔ اس میں حیاتین کی مقدار گوشت کے مقابلے میں 1.3 گنا زیادہ ہوتی ہے۔ مونگ پھلی عمل انہضام صلاحیت بڑھانے میں کارگر ہے۔ یہ معدے اور پھیپھڑوں کو طاقت دیتی ہے۔ مونگ پھلی کے تیل کی خصوصیات آلو کے تیل سے کسی صورت کم نہیں ہیں۔ روزانہ تھوڑی مقدار میں مونگ پھلی کھانے سے نہ صرف دبلے پتلے لوگوں کا وزن بڑھنے لگتا ہے بلکہ یہ کسرت کرنے والوں کے لئے انتہائی غذائیت بخش ثابت ہوتی ہے۔

کینیڈا میں کی جانے والے ایک جدید تحقیق کہتی ہے کہ ذیابیطس کے مریضوں کے لئے مونگ پھلی کا استعمال نہایت مفید ہے۔ماہرین کے مطابق ذیابیطس میں مبتلا افراد کے لئے روزانہ ایک چمچہ مونگ پھلی کا استعمال مثبت نتائج مرتب کر سکتا ہے۔ ڈاکٹروں کا کہنا ہے کہ مونگ پھلی کا استعمال انسولین استعمال کرنے والے افراد کے خون میں انسولین کی سطح برقرار رکھنے میں اہم کردار ادا کرتا ہے۔

سائنس دانوں کا مشورہ ہے کہ مونگ پھلی کے شوقین اگر اسے کچی' بھنی ہوئی یا تلی ہوئی شکل میں کھانے کے بجائے اُبال کر کھائیں تو اس سے جسم کو ایسے مفید صحت کیمیائی مادے 4 گنا مقدار تک حاصل ہوں گے' جو بیماری سے مدافعت میں مدد دیتے ہیں' تاہم مونگ پھلی کو بہت زیادہ پکانے یا گرمی پہنچانے سے اس کے مفید صحت کیمیائی مادے ضائع ہو جاتے ہیں۔

طبی ماہرین ماں بننے والی خواتین کو حمل کے دوران بہت زیادہ مونگ پھلیاں کھانے سے منع کرتے ہیں کیوں کہ دوران حمل بہت زیادہ مونگ پھلیاں کھانے والی ماؤں کے بچوں کے اندر اُن بچوں کے مقابلے میں مونگ پھلی کی الرجی کے امکانات 3 گنا ہوتے ہیں جن کی مائیں دوران حمل کے دوران مونگ پھلی نہیں کھاتیں۔

www.ahnafmedia.com

نتیجہ سہ ماہی امتحان 1436ھ

مرکز اصلاح النساء 87 جنوبی سرگودھا

دراسات سال دوم

نمبر شمار	نام	کل نمبر	حاصل کردہ نمبر	پوزیشن
1	بنت اجمل حسین	700	696	اول
2	بنت عطااللہ	700	696	اول
3	بنت قائم دین	700	660	دوم
4	بنت محمد رشید	700	651	سوم

دراسات سال اول

نمبر شمار	نام	کل نمبر	حاصل کردہ نمبر	پوزیشن
1	بنت حمید احمد	700	642	اول
2	اہلیہ عثمان	700	628	دوم
3	بنت محمد سعید	700	615	سوم

کلاس پنجم برائے حافظات

نمبر شمار	نام	کل نمبر	حاصل کردہ نمبر	پوزیشن
1	بنت عابد جمشید	670	595	اول
2	بنت عبدالباسط	670	566	دوم
3	بنت محمد اعجاز	670	523	سوم

www.ahnafmedia.com

کلاس سوم

نمبر شمار	نام	کل نمبر	حاصل کردہ نمبر	پوزیشن
1	بنت ملیک الرحمان	400	399	اول
2	بنت عابد جمشید	400	387	دوم
3	بنت خبیب احمد	400	359	سوم

کلاس ون

نمبر شمار	نام	کل نمبر	حاصل کردہ نمبر	پوزیشن
1	بنت محمد شفیق	300	286	اول
2	بنت محمد وارث	300	284	دوم
3	بنت محمد نصیر	300	282	سوم

کلاس نرسری

نمبر شمار	نام	کل نمبر	حاصل کردہ نمبر	پوزیشن
1	بنت محمد فیاض	300	260	اول
2	بنت محمد اصغر	300	255	دوم
3	بنت محمد عباس	300	252	سوم

پلے گروپ

نمبر شمار	نام	کل نمبر	حاصل کردہ نمبر	پوزیشن
1	بنت محمد شفیق	250	242	اول
2	بنت عبد الباسط	250	238	دوم
3	بنت محمد اکرم	250	233	سوم

www.ahnafmedia.com

رقم بھیجنے کا طریقہ کار!!

تمام خریدار اور ایجنسی ہولڈرز کو ادارے کی جانب سے گزارش کی جاتی ہے کہ آپ کو ہر ماہ تسلسل کے ساتھ مطلوبہ رسائل بھیجے جا رہے ہیں۔ آپ کی سہولت کو مد نظر رکھتے ہوئے ادارہ نے آپ کی طرف سے ادا شدہ رقم کو یقینی بنانے کے لیے ہدایات جاری کی ہیں۔ (ادارہ)

بذریعہ منی آرڈر:

دفتر رسائل و جرائد [ماہنامہ بنات اہل السنت] مرکز اہل السنت والجماعت 87 جنوبی سرگودھا۔

نوٹ: منی آرڈر سلپ پر اپنا نام مکمل پتہ اور فون نمبر لکھنے کے ساتھ ساتھ مطلوبہ رسالے کا نام ضرور لکھیں اور اگر نیا رسالہ جاری کرانا ہے تو ساتھ بریکٹ میں (جدید) لکھیں اور اگر سابقہ بل ادا کرنا ہے تو بریکٹ میں (تجدید) اور اپنا خریداری نمبر لکھیں۔

بذریعہ بینک ڈرافٹ:

میزان بینک سرگودھا بنام محمد الیاس 14010100725862

نوٹ: اپنا مکمل نام و پتہ، بینک ڈرافٹ نمبر لازمی ہمیں ارسال کریں اور بذریعہ فون یا S.M.S یا ای میل ✉ ہمیں اس کی اطلاع دیں۔

ای میل ایڈریس:

mag@ahnafmedia.com

میسج کرنے کے لیے:

03326311808

www.ahnafmedia.com

[بنات اہلسنت کے مستقل ممبر بنئے دوستوں کے نام بنات اہلسنت سبسکرپشن کیجیے]

ممبرشپ کا طریقہ

نام:..ولدیت:..

رابطہ نمبر:...ای میل:..

بینک ڈرافٹ یا منی آرڈر نمبر (لازمی):..

بینک کا نام:..........................رقم جمع کرانے کی تاریخ:..

مکمل ایڈریس : ....

مکان / فلیٹ / دکان / دفتر نمبر، ڈاکخانہ، تحصیل، ضلع اور صوبہ واضح لکھیں:

نوٹ:

فارم کسی بھی سادہ کاغذ پر فِل اَپ کرکے سرکولیشن مینیجر بنات اہلسنت کے نام درج ذیل پتے پر ارسال کریں۔ یا بینک ڈرافٹ نمبر اور مکمل پتہ فون پر لکھوادیں۔

پتہ:

دفتر رسائل وجرائد (بنات اہلسنت) مرکز اہل السنۃ والجماعۃ 87 جنوبی سرگودھا۔

نوٹ: رقم کی ادائیگی بذریعہ منی آرڈر درج بالا پتہ پر کریں۔

بذریعہ بینک ڈرافٹ: میزان بینک سرگودھا بنام محمد الیاس 14010100725862

نوٹ: اپنا مکمل نام وپتہ، بینک ڈرافٹ نمبر لازمی ہمیں ارسال کریں اور بذریعہ فون یا S.M.S یا ای میل ہمیں اس کی اطلاع دیں۔

مضامین بھیجنے اور شکایات کے لیے: mag@ahnafmedia.com

فون ☎: 03326311808

www.ahnafmedia.com

ماہنامہ بنات اہلسنت ملنے کے پتے

ایجنسی ہولڈرز	علاقہ	فون نمبرز
دارالایمان	کراچی	03342028787
مولانا محمد ارشد ندیم	احمد پور سیال	03003564987
مولانا محمد دلاور	اوکاڑہ	03136969193
مولانا عبداللہ قمر	قصور	03008091899
مولانا عبداللہ شہزاد	حافظ آباد	03212374824
محمد رئیس	ٹانک	03319143483
مولانا خالد زبیر	فیصل آباد، لاہور	03153759031
مولانا خالد زبیر	چکوال	03335912502
ضیاء الرحمٰن	واں بھچراں	03363725900
مولانا محمد صدیق	ڈیرہ غازی خان	03356351893
محمد کلیم اللہ	ڈیرہ غازی خان	0331-6704041
قاضی اسرائیل گڑنگی	مانسہرہ	03023501755
مولانا طارق حسین	پشاور	03219192406
مولانا امان اللہ حنفی	سرگودھا	03067800751
مولانا محمد اختر	کبیر والا	03336228425
ذوالقرنین	ڈیرہ اسماعیل خان	03343682508

نوٹ: ایجنسی بک کروانے کے لیے رابطہ کریں: 03326311808

www.ahnafmedia.com

مرکز اہل السنّت والجماعت

ایک ادارہ، ایک تحریک

زیر سرپرستی

محمد الیاس گھمن

شعبہ جات

شعبہ حفظ القرآن الکریم

ایک سالہ تخصص فی التحقیق والدعوۃ (برائے فضلاء کرام) ماہ شوال تا ماہ شعبان

بارہ روزہ دورہ تحقیق المسائل (برائے طلبہ عظام) ماہ شعبان

تین روزہ تحقیق المسائل کورس (برائے عوام الناس)

ہر انگریزی ماہ کی پہلی جمعرات شام تا اتوار صبح ۱۰ بجے

ماہانہ مجلس و اصلاحی بیان (برائے مریدین و سالکین)

ہر انگریزی ماہ کی پہلی جمعرات مغرب تا عشاء

قافلہ حق (سہ ماہی)۔ فقیہ (ماہنامہ)۔ بنات اہل السنّت (ماہنامہ برائے خواتین)

مکتبہ اہل السنّت والجماعت

(فکری و نظریاتی کتب، پوسٹرز، آڈیو کیسٹس اور سی ڈیز کی ترسیل کیلئے)

مرکز اصلاح النساء (خواتین اور بچیوں کی دینی تعلیم اور اخلاقی تربیت کا ادارہ)

احناف میڈیا سروس www.ahnafmedia.com

(پرنٹ اور الیکٹرانک میڈیا میں اسلامک کلچر کے فروغ کیلئے)

احناف ٹرسٹ (مندرجہ بالا تمام شعبہ جات میں مالی معاونت کیلئے)

ان تمام شعبہ جات میں مرکز کے ساتھ زکوٰۃ، عشر، صدقات کی مد میں تعاون فرمائیں

میزان بینک سرگودھا

اکاؤنٹ نمبر 14010100725862

بنام محمد الیاس

خط و کتابت: مرکز اہل السنّت والجماعت، 87 جنوبی لاہور روڈ سرگودھا